مدحِ رسولؐ

صنعتِ غیر منقوط میں

نعتیں اور نعتیہ رُباعیاں

راغب مُرادآبادی

اوّل اِسمِ اللہ کہ وہ اَرحم اور کامل رحم والا ٹھہرا

مدحِ رسولؐ

صنعتِ غیر منقوطہ میں نعتیں اور نعتیہ رُباعیات

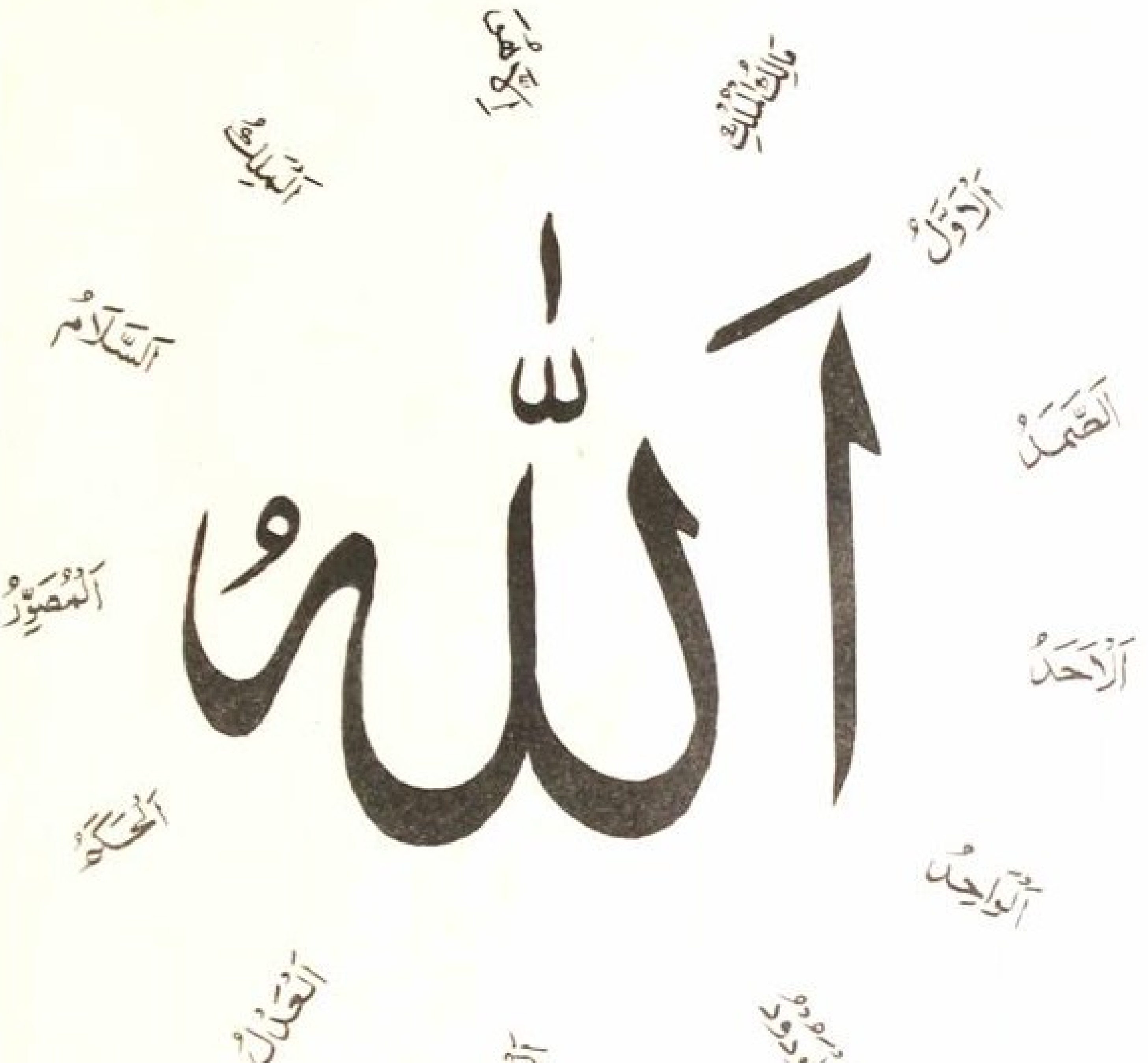
راغب مُرادآبادی

نام کتاب	**مدحِ رسولؐ**
مصنّف و ناشر	راغب مرادآبادی
سنِ تصنیف کلام	۱۹۷۹ء
تاریخِ اشاعت (طبعِ اوّل)	۱۹۸۳ء
تعداد	گیارہ سو
مرتّبین	احمد ہمدانی، محمد محمود احمد اکبرآبادی
نگرانِ طباعت	علی رضا (خواہر زادہ)
پروف ریڈنگ	ناصر زیدی
کتابت	سیّد عثمان علی عارف
مطبع	ایجوکیشنل پریس کراچی

ملنے کا پتہ : ۱۶/۱۱۰۱-آر- فیڈرل "بی" ایریا
کراچی - ۳۸ (جمہوریہ اسلامیہ پاکستان)

مُحمّدؐ

حاصلِ علم و عملؑ اصلِ اُصول آوردہ ام
کردگارا، داورا، مدحِ رسولؐ آوردہ ام


الله
مالك الملك
الأول
الصمد
الأحد
الواحد
الودود
الواسع
العدل
الحكم
المصور
السلام


محمد
ص
رسول
أحمد
حامد
محمود
داعٍ
هادٍ
مهدي
ماحٍ
داعٍ
رسول
طه
طس
حم
عادل
أول
آمر
كامل
معلوم
محرم
مكرم
مطهر

لا إله إلا الله محمد رسول الله

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

مرگِ اولاد کا اور ہو دُور دکھ!
اللہ اللہ کرو اللہ اللہ کرو
لمحۂ مرگ کا علم کس کو ہُوا
محوِ مدحِ رسولؐ دو عالم رہو

اَولادؔ والو

آرامِ رُوح اور دلِ ملولِ مُحرّرِ مدحِ رسُول (صَلَّی اللہ عَلیٰ رسُولہٖ وسلم) کا ٹکڑا

نفیس راغب MARINE ENGINEER اعلیٰ کردار و عمل کا حامل،
دل دادۂ درِ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ عَلیٰ رسُولہٖ وسلم، آمادۂ عُمرہ ہُوا اور محوِ دُعا و
الحاح رہا۔ الحمدُ لِلّٰہ کہ آس کا ماہِ کامل طلُوع ہوا۔ گُلِ مُراد کھلا۔ لعلِ مَرام ملا،
اور وُہ کام گارِ عُمرہ ہو کر مسرُور و آسُودہ دل لوٹا۔

مگر آہ و صد آہ کہ ۳۰ سال اِس کارگاہِ عالم، اِس دارالآلام
کا دُکھ درد سہہ کر ۱۶-۱۰-۱۹۸۰ء کو رہ روِ راہِ ملکِ عدم ہوا۔ اِس کو
حُکمِ حاکم و مالکِ دو عالم کہو کہ اِس طرح والدِ سوگ وار و مُحرّرِ مدحِ رسُول
کا معمورۂ دل دُرد و اَلم رُوح گُسل کا گھڑا ٹھہرا۔ مادحِ رسُول الملاحم
صَلَّی اللہ عَلیٰ رسُولہٖ وسلم کا ہر آرام کالعدم اور ہر سُکھ ہوا ہُوا۔

اہلِ اولاد! اہلِ دل! اہلِ علم و عملِ صالح! مدحِ رسُول کا مطالعہ
کرو۔ مگر لِلّٰہ اِک لمحہ ٹھہرو۔ واسطہ رسُولِ اکرم صَلَّی اللہ عَلیٰ رسولہٖ وسلم کا دعا کرو
کہ مولا، کردگارا! صمدا! داورا! لحدِ نفیسِ راغب مرحوم کو سراسر معمورِ
لمعۂ رحم و کرم رکھ کہو کہو کہ اِلٰہ محمّد رسُول اللہ (صَلَّی اللہ عَلیٰ رسولہٖ وسلم) کا رحم و
کرم مُسلسل و لامحدود مُمِدِّ رُوحِ مرحُوم ہو۔ راہِ ملکِ عدم و عالمِ معاد سہل
اور حُطمہ حرام اور دارالسّلام کا گھر اُس کو عطا ہو۔

گردِ راہِ رسُولؐ و دل ملول (د۔ ر۔ م)
محرّرِ مدحِ رسُولؐ

مُحمّدؐ

مدحِ سرورِ عالم، اصل مدّعا دل کا
اسمِ احمدِ مرسل، کاملِ آسرا دل کا

مُحمّدؐ

٦٣

اَللّٰہ صَمَد، حامد و محمود رسولؐ
سالارِ اُمم، احمدِ موعود رسولؐ
اور مدحِ رسولؐ سرِّ معدود و عدد
۶۳، اعدادِ عُمر، معدود رسولؐ

محمدؐ

اللہ کا رسولؐ محمدؐ، مدارِ دہر
اللہ، کردگار، محمدؐ، حصارِ دہر

مُحمّدؐ

مدحِ سرکارِؐ دوسرا ہو معمُول
حاصلِ نعل مرام کہ روحِ ملول
احساس ہو اس اَمر کا ہر لمحہ مگر
موسُومِ رسُولِ دہر ہو، مدحِ رسولؐ

اُس کا سہارا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر دَم گوارا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ
اَلملکُ لِلّٰہ، الحکم لِلّٰہ مالک ہمارا الحمدلِلّٰہ

سلکِ دُرر

اظہر عباس ہاشمی

صَنعتِ عاطِلہ؟

صنعتِ عاطِلہ کو مہملہ اور غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں، یعنی ایسی نثر یا نظم جس میں حروفِ منقوطہ نہ ہوں۔ صرف حروفِ مہملہ یا غیر منقوطہ ہوں۔

اُردو زبان کے حروفِ تہجّی میں غیر منقوطہ حروف صرف ۱۷ ہیں۔ ا ٹ ح د ڈ ر ڑ س ص ط ع ک گ ل م و ہ اور باقی تمام حُروف منقوطہ ہیں۔

ہمارے یہاں "نون غُنّہ" اور "ی" پر (جب یہ کسی لفظ کے آخر میں آئے) نقطے لگانے کا رواج نہیں، لیکن اِس بنیاد پر "ن" اور "ی" دونوں حروف غیر منقوطہ قرار نہیں پاتے، محض تبدیلِ مقام یا محلِّ وقوع بدل جانے سے حرف کی اصل حیثیت نہیں بدلا کرتی۔ مثلاً آئی، گئی، کیسے، میں تو "ی" کو غیر منقوطہ کہیں اور "لیا" "پیا" "کیسے" میں اسی حرف کو منقوطہ تسلیم کرلیں۔ بعینہٖ ن اگر ہاں۔ وہاں۔ کہاں میں ہو تو غیر منقوطہ کہلائے اور دنیا۔ تنہا۔ یہاں میں منقوطہ ٹھہرے، یہ انحراف مُسلّمہ اُصولِ فن سے مذاق کے مترادف ہے۔ بانگ، ٹانگ میں بھی نونِ غُنّہ ہی ہے، تو کیا باں گ، ٹاں گ لکھنے سے یہ غیر منقوطہ ہو گیا؟ چونکہ، کیونکر میں منقوطہ رہے اور چوں کہ، کیوں کر میں غیر منقوطہ ہو جائے!

مُسلّم الثُبوت اساتذۂ فن جنھوں نے اس صنعت میں اشعار کہے ہیں ن غُنّہ اور ی سے (جب یہ کسی لفظ کے آخر میں آئے) کام نہیں لیا ہے۔

مرزا دبیرؔ لکھنوی کے غیر منقوطہ مرثیے کا ایک بند دیکھیے ؎

اول سُرورِ دل کو ہوا اُس دم وہ کام کر ہر اہلِ دل ہو محو، وہ مدحِ امام کر
حاصل صلہ کلام کا دارالسّلام کر کر اس محل کو طور وہ اس دم کلام کر
کہہ آہ، آہ سرورِ والا گہر کا حال
حالِ وداعِ اہلِ حرم اور سحر کا حال

میر انیسؔ کا ایک بند ملاحظہ کیجیے ؎

اِس طرح کا والا ہمم، اس طرح کا سردار اِس طرح کا عالم کا مُمد اور مددگار
وہ مصدرِ الہامِ احد محرمِ اسرار وہ اصلِ اصولِ کرم داورِ دوّار
حاصل اگر اک مردِ دلِ آگاہ کو مارا
مارا اگر اس کو اسداللہ کو مارا

اِنشاء اللہ خان انشاؔ کا ایک دیوان جس میں غزلیات اور رُباعیاں ہیں، کہیں اِس اُصول سے انحراف نظر نہیں آئے گا۔ ایک رُباعی پڑھیئے:

ہو عطرِ سُہاگ لگا کر مسرور آرام محل رکھا اسم دل کا ادھور
وہ طور دِکھا کہ ہم کو کل ہو معلوم موسے کا عالم اور وہ لمعہ طُور

ہٰذا مصنفِ "مدحِ رسولؐ" نے صرف ۱۳ غیر منقوطہ حروفِ تہجی کے محدود و مختصر دائرے میں رہ کر بہ توفیقِ ایزدی، مداحیِ رسولؐ صلی اللہ علیہ وسلّم کا فرض ادا کیا ہے اور وہ بھی نظم میں جہاں فنّی، لسانی اور عروضی پابندیوں کو مدِ نظر رکھنا ناگزیر ہے۔

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں

ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی
(جامعہ کراچی)

ایک زندہ کرامت

"مدحِ سالارِ اُمم، سالارِ اُمم، رسولِ دہر، مردِ اکرم و کاملِ محرمِ اللہ الصمد، محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مداح کا ماحصلِ عمر و رُوح ہے کہ اسم اس کا راغب ہے، کام اس کا حصولِ آگہیِ سرِ علائے احمد ہے"
یہ چھوٹی سی عبارت جو میں نے کوئی پانچ منٹ کے تامل اور غور و فکر کے بعد لکھی ہے حقیقی معانی میں غیر منقوط نہیں ہے کیوں کہ "ے" (ی) حرفِ منقوط ہے۔ اگرچہ اردو تحریر میں "ی" کے باب میں نقطوں کا رواج عام نہیں رہا۔ اگر اِس مجموعے کے صاحبانِ علم قارئین میری طرح یہ کوشش کریں تو راغب صاحب کے کمالِ فن کے اعتراف اور پوری تفہیم کے لیے ایک دلچسپ مشق ہوگی۔
علم صنائع اور بدائع میں ہم دو قسم کی صنعتوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ صنائع معنوی اور صنائع لفظی۔ صنائع معنوی کے مقابلے میں یقیناً صنائع لفظی کا درجہ پست تر ہے کیونکہ زبان کا کام اور مقصد خیال کا اظہار اور ابلاغ ہے صنائع معنوی سے پیرایۂ اظہار اور خیال چمک اُٹھتا ہے۔ اِن صنعتوں میں تشبیہ کی لطف آفرینی کا کون قائل نہ ہوگا اور اِستعارہ ہمیں تشبیہ سے بلند تر سطح پر ملتا ہے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ عظیم شاعر کے ہاتھوں، زبان، استعاروں

کا سلسلہ مسلسل بن جاتی ہے۔

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ذکر کی ایک زندہ کرامت یہ ہے کہ اُن کی مدح میں صنعتِ غیر منقوط بھی، ایک صنعتِ معنوی بن جاتی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے دونوں ناموں "محمّد" و "احمد" میں کوئی نقطہ نہیں۔ درود و سلام اُس احمدؐ و محمدؐ و مرسَل پر کہ لفظ و بیان کی دنیا پر جس کے وجود کی چھوٹ سے کہکشاں کا منظر ہر طرف نظر آتا ہے۔ اس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ اس صنعت کی وجہ سے آدمی فکر و ریاض کے سلسلۂ عمل سے گزرتا ہے، خاصہ وقت اثرِ ذکرِ رسولؐ میں گزارتا ہے اور پھر ایسے نقوش اُس کے قلم کے ذریعے کاغذ کے سینے پر ثبت ہوتے ہیں جو ہر داغ سے پاک ہوتے ہیں۔ نقطہ بھی بصری اعتبار سے ایک داغ ہے اور دھبّے کی طرح ہوتا ہے۔

صنعتِ غیر منقوط کے حرف کی تعریف بہت طویل اور روشن ہے۔ اسے علم و ادب کے علاوہ تفسیرِ قرآن اور مداحیِ رسولِ اکرم کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے ہمارے اہلِ قلم کا جو قلبی رشتہ اور ذہنی واسطہ ہے اُس نے اس صنعت کا احیا ہمارے دَور میں بھی کیا ہے۔ جناب راغب مراد آبادی کا زیرِ نظر مجموعۂ "مدحِ رسول" اس کی مثال ہے۔ مولانا محمد ولی رازی نے بھی نثر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی سیرت صنعتِ غیر منقوط کے التزام کے ساتھ تحریر کی ہے۔ یہ کتاب میری نظر سے نہیں گزری لیکن یہ ضرور جانتا ہوں اَلوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ ولی رازی صاحب مولوی محمد شفیعؒ کے فرزند ہیں،

راغبؔ صاحب کے اس مجموعے میں صنعتِ غیر منقوطہ میں چالیس۴۰ نعتیں اور تیئس۲۳ رباعیاں ہیں۔ اُن کے پہلے نعتیہ مجموعے "مدحتِ خیر البشر" میں بھی اس خاک داں میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم کی حیاتِ مبارکہ کے ۶۳ برسوں کی نسبت سے غالبؔ کی زمینوں میں ۶۳ نعتیں تھیں۔ یہ بات اس بندۂ عاجز کے ذہن میں آئی تھی اور جناب راغبؔ نے میرے خیال کو حقیقت کا جامہ پہنا دیا——

دوسرے مجموعے میں بات ۶۳ کے التزام سے آگے بڑھ گئی ہے۔ چالیس۴۰ نعتیں جیسے حیاتِ قبلِ بعثت کا احاطہ کر رہی ہیں اور ۲۳ رباعیوں میں زمانِ نبوّت کا نقش ہے۔ میں نے جب راغبؔ صاحب سے یہ بات کہی تو اُن کے چہرے پر حیرت کے آثار پیدا ہوئے اور کہنے لگے "میں نے تو یوں سوچا بھی نہیں تھا" معاملہ یہ ہے کہ ذاتِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم سے ہر اُمّتی کا ایک راست تعلق ہے اور یہ تعلق ہمارے شعور، لاشعور اور ذات کی ہر جہت پر غالب ہے ؎

ہر ایک خلوتِ جاں میں اُسی کی محفل ہے
ہر ایک شخص کو اپنا دکھائی دیتا ہے (کشفیؔ)

نبی آخر الزّماں علیہ الصلوٰۃ وَالسّلام کی حیاتِ قبلِ نبوت کی مدت کا یہ غیر شعوری التزام علامتِ ایمان شاعر بھی ہے اور اس سے عصمتِ انبیاء علیہم السّلام کا نقطہ بھی اُبھرتا ہے، عصمت و وحی، نبی اور غیر نبی کے درمیان سب سے نمایاں علاماتِ امتیاز ہیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم کی حیاتِ طیّبہ نبوّت سے پہلے بھی سعادت و برکت، عصمت و خیر، طہارت و تقدّس سے عبارت تھی۔

مدحِ رسولؐ کی نعتوں اور رباعیوں میں بہت کم ایسے مقامات ہیں جہاں صنعتِ غیر منقوطہ اظہار، جذبہ اور اردو کے مزاج پر غالب آئی ہو وہاں بیشتر مقامات پر یہ مشکل صنعت حجاب درمیاں نہیں بنی ہے بلکہ وسیلۂ انعکاسِ جذبہ وخیال کے طور پر سامنے آتی ہے۔ مختلف نعتوں کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں ؎

ملال دُور ہُوا، حل معاً سُوال ہوا
کھلا وُہ سترِ عدم لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ

●

دلِ محرم سرُورِ سوادِ حرم ہوا
اللہ الصَّمد کہ مسلسل کرم ہوا

●

ہو گوہرِ اکرام عطا احمدِ مرسل
ہر لمحہ کرم اور سوا احمدِ مرسل

●

دو عالم کا دل اور دل آرا محمدؐ
ہمارا محمدؐ، ہمارا محمدؐ

راغبؔ صاحب کے سلسلہ میں میں نے کہیں یہ بات عرض کی ہے کہ رباعی کا وزن اُن کے مزاج کا آہنگ بن گیا ہے، اردو کی ہر صنفِ سخن کے ساتھ ناموں کا ایک طویل سلسلہ ذہن میں آجاتا ہے لیکن رباعی کے باب میں قدما میں سے شاید ہی آپ کے خیال میں کوئی نام اُبھرے۔ ویسے خواجہ میر درد کے بعد انیسؔ

نے رباعی کی طرف خاص توجہ دی۔ رباعی ایک لحاظ سے مجلس میں مرثیہ کا دیباچہ بن گئی۔ شاعر مرثیہ خوانی کے لیے منبر پر بیٹھتا تو رباعی سے آغاز کرتا۔ انیسؔ نے رباعی کو حمد و نعت و منقبت کے علاوہ اپنے عہد کی عکاسی کے لیے بھی استعمال کیا۔ حالیؔ و اکبرؔ نے بھی اِس غریب صنفِ سخن کا کچھ نہ کچھ حق ادا کیا۔ اقبالؔ نے رباعی کے وزن کے باب میں اجتہاد اور آزادی سے کام لیا لیکن اُس کے آفاق کو وسیع تر بنا دیا۔ ماضیِ قریب اور ہمارے عہد کو اِس دور رباعی کا سب سے اہم دَور قرار دیا جا سکتا ہے جگت موہن لال رواںؔ اناؤی، امجدؔ حیدرآبادی، تلوک چند محرومؔ، جوشؔ ملیح آبادی سیمابؔ اکبرآبادی، فراقؔ گورکھپوری اور سالکؔ کانپوری وغیرہ کے ہاتھوں رباعی کے موضوعات میں وُسعت، اس کے اختصار میں قوّت و بلاغت کے نئے زاویے سامنے آئے۔ راغبؔ مرادآبادی اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہیں۔ وہ بلا تامّل اپنے خیال، اپنے احباب سے اپنی محبّت اور کسی بھی صورتِ حال کو رُباعی کے قالب میں ڈھال سکتے ہیں۔

مجھے اِس بات کا افسوس تھا کہ وہ اپنی اس خداداد صلاحیت کو کسی بڑے مقصد کے لیے استعمال نہیں کر رہے ہیں۔ الحمدللہ گذشتہ چند برسوں میں انہوں نے اس کی تلافی ہی نہیں کر دی بلکہ اَب تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اُن کی یہ ساری مشق اور نہایت طویل مشق اسی لیے تھی کہ ایک دن ذکرِ رسولِ عربی صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آیاتِ قرآنی و احادیثِ نبویؐ کی ترجمانی کے کام آئے۔ اس مجموعہ کی ۲۳ رباعیوں کے علاوہ انہوں نے کم و بیش چھ سو آیاتِ قرآنی و احادیث نبویؐ کا ترجمہ رباعیوں میں کیا ہے۔ ان میں سے بہت سی رباعیاں جسارت میں شائع ہو کر اہلِ نظر اور

صاحبانِ دل سے داد لے چکی ہیں۔ خدا کرے یہ ترجمے دو مجموعوں کی صورت میں شائع ہو سکیں۔ میری تمنا ہے کہ اس کے بعد راغبؔ صاحب تاریخی ترتیب کے ساتھ اکابرِ اردو کے فن پر تبصرہ رباعی کی صورت میں پیش کریں۔ اور تمام صاحبانِ کمال کے حالات حواشی کی صورت میں رباعیوں کے ساتھ درج کیے جائیں۔ یہ ناطق لکھنوی کی "نظم اردو" کے بعد اپنے طرز کا ایک عجیب کارنامہ ہوگا۔

میری تمنا ایک طویل جملۂ معترضہ بن گئی جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ مدحِ رسولؐ کی رباعیوں میں راغبؔ صاحب کے فن اور عقیدہ کے ساتھ ساتھ اُن کے فکر و مطالعہ کا بھی بھرپور اظہار ہوا ہے۔ مثال کے طور پر پہلی ہی رباعی کا یہ مصرع

سالارِ اُمم احمدِ موعود رسولؐ

یہاں احمدؐ کے ساتھ "موعود" کا ٹکڑا ہمیں نویدِ مسیحا کی یاد دلاتا ہے جسے قرآن نے بھی حضرت عیسیٰؑ کی نسبت سے محفوظ کر دیا ہے۔

اس مجموعے کی رباعیوں میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذکرِ رفیع اور محاسن کی مدح خوانی کے علاوہ دو لہجے اور خطاب کی دو سطحیں نظر آتی ہیں۔ ایک لہجہ تو وہ ہے جس میں شاعر اپنے آپ سے خطاب کرتا ہے۔ یہ دربارِ سرکار میں اپنے آپ کو کھونے اور اپنے آپ کو یاد کرنے کی عجیب منزل اور عجیب مرحلہ ہے۔ یہ تضاد، ایک نئی وحدت کی تخلیق کرتا ہے۔ اور دوسرا پیرایۂ اظہار یا لہجۂ شعر وہ ہے جس میں شاعر اہلِ ایمان کو درِ سرکار سے وابستگی کی دعوت دیتا ہے، یہاں شعر میں اذان کی سی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔ (یہ بات بلا تمثیل عرض کی گئی ہے)

پہلے اپنی ذات سے خطاب ملاحظہ ہو ؎

اصلاحِ ہر امرِ دہر، کارِ اسلام
احکامِ رسولؐ، اصل حصارِ اسلام
ہو عاملِ ہر حکمِ محمدؐ، راغب
کر دل کو مدام کامگارِ اسلام

اور اب ذرا یہ شاعرانہ اذان ملاحظہ ہو ے

وا ہوگا درِ امام، آؤ لوگو
دوڑو، درِ اسلام، آؤ لوگو
اللہ کا ممدوح، دو عالم کا رسولؐ
در اُس کا مدام، کھٹکھٹاؤ لوگو

دوسری رباعی کا آخری مصرع توجہ طلب ہے۔ بارگاہِ رسولِ عربی صلّی اللہ علیہ وسلّم میں تو جنبشِ مژگاں بھی گستاخی کے زمرے میں آجاتی ہے۔ اہلِ ایمان کے لیے دائمی حکم ہے کہ اپنی آوازوں کو نبیؐ کی آواز سے بلند تر نہ کرو۔ یہاں در کو کھٹکھٹانا، وابستگیِ دوام اور رابطۂ جاوداں کے لیے استعمال ہوا ہے اور "مدام" کا لفظ اس کی دلیل ہے۔

پہلی رباعی میں امام کا لفظ جس انداز میں استعمال ہوا ہے۔ اگر یہ فرقہ زدہ اُمّت اُس پر غور کرے تو شاید اتحاد کی ایک نئی صورت نکل آئے۔ ایسی صورت جس میں، ہر امر میں ہم اللہ اور اُس کے رسولؐ سے رجوع کرنے لگیں۔ آج امام کا لفظ تین معانی میں استعمال ہو رہا ہے۔ حضرات اثنا عشری صرف ائمۂ اہلِ بیت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ سُنّی حضرات ایک طرف ائمۂ اربعہ فقہ کیلیے

استعمال کرتے ہیں اور دوسری طرف ائمہ اہلِ بیت اور اکابر علم دین کے لیے بھی جیسے امام رازی، امام غزالی وغیرہ۔ لیکن امام اوّل صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اسمِ گرامی اس سلسلے میں ہم میں سے کسی کے ذہن میں نہیں آتا۔ اگر ہم نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو امام اوّل و اکمل مان لیں تو کتنے فقہی اختلافات بھی دُور ہو سکتے ہیں

لفظ امام کتنی ہی نزاکتیں اور معنوی رعنائیاں اپنے دامن میں رکھتا ہے ائمۂ لغت نے اِسے جامد قرار دیا ہے جو بچے کی پہلی آواز اُم سے ماخوذ ہے (یہ آواز ملتے جلتے کتنے ہی قالب اختیار کر لیتی ہے) یہ پہلی آواز، اپنی اوّلیت کے اعتبار سے "ماں" کے ہم معنی بن گئی ہے۔ ماں (اُم) کی آغوش انسان کا پہلا حصار ہے۔ اسی لیے انسانی مسکن کو بھی اُمّ کہا گیا۔ ماں اپنے بچوں کے لیے اتحاد اور وحدت کا وسیلہ ہوتی ہے۔ یوں "اُمتہ" کے لفظ میں بھی یہ بنیادی معانی شامل ہیں۔ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم اس اُمّتِ مُسلمہ کا حصارِ اوّلین ہیں۔ وہ ہمارا حصار و مسکنِ نخستین ہیں۔ الامامۃ کے معانی ہیں آگے ہو۔ اور اسی لیے امام وہ ہُوا جو اپنی جماعت کے آگے ہو۔ امام کا لفظ اُس دھاگے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جسے معمار دیوار یا عمارت کے کسی حصّے کی سیدھ کو ناپنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس ملّت کی دیوار کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ گرامی اور اُسوۂ حسنہ ہی امام ہے۔ افسوس کہ آج اس ملّت کے مختلف مسالک و مذاہب سے وابستہ افراد اپنے اماموں سے آگے بڑھ کر امام اوّل سے رشتہ جوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ معاذ اللہ ہم نے نبوّت کو امامت کے فریضہ سے معزُول کر دیا۔ عزیز مکرم محمد صلاح الدین صاحب نے بڑی قوّت سے

یہ بات کہی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اساس اور مجبوری ہیں، دوسرے ہمارا انتخاب ہیں۔ راغبؔ صاحب نے ایک نعت میں یہی نکتہ بڑے حُسن سے اُجالا اور اُبھارا ہے۔

اسلام کا محور اسمِ اللہ
اسلام کا دائرہ محمدؐ

اقبالؔ نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دین عطا کیا اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نے ہمیں ایک ملّت بنا دیا۔ ہم "قومِ رسولِ ہاشمی" ہیں۔ اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے اور اس نظام کی عملی تشکیل "اُسوۂ حسنہ" نبوی کی بُنیادوں پر ہوئی ہے۔ راغبؔ صاحب کی نعت گوئی میرے دل اور ذہن دونوں کے لیے باعثِ تحریک بنتی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مراتب کو بلند تر فرمائے اور اُن کی شاعری کے اِس پہلو میں مزید استحکام، مزید اخلاص اور حُسن پیدا ہو اور اُن کی شاعری افرادِ ملّت میں دینی اِرتباط و تعلّق کا سبب بنے۔

شانُ الحق حقّی

شاعری الفاظ کا فن ہے

جناب راغبؔ مُرادآبادی ہمارے عہد کی اُن چند باکمال ہستیوں میں ہیں جن کے سامنے میرا سرِ نیاز جذبۂ عقیدت اور وفورِ تحسین سے جُھک جاتا ہے۔ اُنھوں نے اپنے آپ کو اُستاد نہیں کہلوایا، مگر اُستاد کا لقب اُنہیں زیب دیتا ہے۔

آج کل زندگی کے ہر شعبے میں تخصُّص پر زور ہے۔ سوائے شاعری کے۔ پہلے کم از کم موزونیِ طبع شرطِ لازم تھی۔ اب ساری حدیں ٹُوٹ چکی ہیں۔ میں کسی کی زبان بندی کا قائل نہیں، نہ نئے تجربات کی راہ روکنے کے حق میں ہوں۔ دراصل یہ بھی اس دَور کا ایک پِٹا ہوا آوازہ ہے کہ اظہار پر کوئی بندش نہ ہو اور اُصولی طور پر بھی اِس کے ہم نَواؤں میں ہوں۔ لیکن اِس رواداری سے بہت بیجا فائدہ اُٹھایا گیا ہے۔ لکھنے والوں کو خود ہی احتیاط اور معقولیت سے کام لینا لازم تھا۔ لیکن اَدَبی حلقوں میں داخلے کے لیے کوئی سَنَدی رکاوٹ نہیں۔ بڑھتی ہوئی انانیت اُستادی کے سِلسِلۃُ الذہب کو بہا لے گئی۔ مُدیران و ناشِران یا تو بے پرواہیں یا تنقیدی صلاحیّت سے

عاری۔ چنانچہ ادب میں ایک اِنتشار کی کیفیت ہے ؎

یُوں تو ہر سمت سے اُٹھتی ہیں بڑی آوازیں
نہ کوئی جوت، نہ جھنکار، نری آوازیں

اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ۔ افسوس کہ ڈفلی میں کوئی جان بھی تو نہیں ہوتی۔ شدید انفرادیت پسندی جو ہم نے اختیار کی ہے وہ بھی دوسروں کی نقالی میں بڑے گُل کھلا رہی ہے۔ شاعری خُرافات بن کر رہ گئی ہے۔ اتنے "اہلِ کمال" اُبل پڑے ہیں کہ شمار میں نہیں آسکتے۔ بہت سے ہیں جو مصنوعی نُدرت پسندی اور جعلی جِدّت طرازی کے پردے میں اپنی بے کمالی کو چُھپاتے ہیں۔ اَلامان وَالحفیظ!

شاعری کے بہت سے رُوپ اور بہت سے مدارج ہیں۔ اس میں ہیئت کا تنوّع بھی ہے۔ مزاج و معانی کی بوقلمونی بھی۔ جعفر کی زٹلیات سے لے کر اقبال کے مفکرانہ کلام تک ہر رنگ کی سمائی ہے اور ہر قسم شاعری کو پرکھنے کے پیمانے الگ ہیں۔ اکبر کی ظریفانہ شاعری کا ذکر ہوگا تو بات اور قرینے سے ہوگی۔ اسے انیس کے مراثی کے مقابل نہیں لایا جائیگا شاعری کسی انداز، کسی رنگ اور کسی سطح کی بھی ہو۔ باوقعت جبھی ہوگی جب اس میں کمال کا پہلو موجود ہو۔ اکثر شاعری جو اس دور میں پیدا ہو رہی ہے صرف شعرائے کرام کی پرائیویٹ ڈائریوں میں جگہ پانے کے لائق ہے

بڑی شاعری میں ایک حیرت کا عنصر ہوتا ہے کہ یہ بات، یہ لطف، یہ تاثیر ان الفاظ میں کیونکر پیدا ہوگئی۔ شاعری الفاظ کا فن ہے،

اس کا محرک یا عنوان یا مطمح نظر کچھ بھی ہو، ذریعۂ اظہار الفاظ ہی ہوں گے اب اس کا کیا کیا جائے کہ یورپ اور امریکا میں بعض لوگ الفاظ سے بھی پیچھا چھڑا رہے ہیں۔ ایک صنف "ٹھوس شاعری" کے نام سے پیدا ہوئی ہے جس میں الفاظ کی جگہ اعداد یا نقاط یا خطوط یا اقلیدسی اشکال سے کام لیا جا رہا ہے۔ ان کی ایک بڑی منفرد ترتیب یہ کہہ کر پیش کی جاتی ہے کہ یہ میرے لاشعور سے برآمد ہوئی ہے اور میرا لاشعور تو گویا بڑی مقدس چیز ہے اور میں تو بزعم خود تخلیقی جینیس کا مالک ہوں۔ تو پھر میں اپنی ان لاشعوری اختراعات کو اپنے نفسی معالج ہی کے پاس کیوں نہ لے کر جاؤں کہ شاید وہ میری دیوانگی کے لیے کوئی نسخہ تجویز کر دے۔ جینیس اور دیوانگی میں بڑا قریبی رشتہ ہے۔ لیکن یہ تو دراصل دیوانگی بھی نہیں۔ شعر کے ساتھ چکلس بازی ہے جو بعض متشاعر یا دشمنان ادب کر رہے ہیں۔ خیر بدعت غالباً ابھی یہاں تک نہیں پہنچی۔ اُدھر یورپ والوں نے کسی حد تک ہماری "چیر کینیت" کو بھی اپنایا ہے۔ میں نے لندن کی ایک لٹریری سوسائٹی سے ایک مہر بند مجموعۂ کلام خاصے دام دے کر بڑے اشتیاق سے خریدا۔ اسے مہر بند اسی لیے کیا گیا تھا کہ اس کے ہر صفحے پر سوائے چند گندے الفاظ کے کچھ نہ تھا۔ بے چارہ جرکین تو پھر بھی بذلہ سنجی کے لیے کچھ زور مارتا تھا۔ وہاں ایک ہی گندا لفظ مختلف سائز کے حروف میں اُلٹا سیدھا، آڑا ترچھا کر کے، اوپر سے نیچے تک پورے صفحے پر چھپا ہوا تھا اور اس ایک لفظ کو ایک نظم قرار دیا گیا تھا۔ میں ان الفاظ کو دوہرانا نہیں چاہتا کہ یہ اوراق

جو جناب راغب مراد آبادی کی پاکیزہ نعتوں کے ساتھ چھپیں گے اس گندگی سے آلودہ نہ ہوں۔

خیر، تو شاعری الفاظ کا فن ہے اور الفاظ نہ صرف تصوّرات اور معانی کا ایک عالم اپنے اندر رکھتے ہیں بلکہ اور بھی بہت سے امکانات کے حامل ہیں اُردو کا ذخیرۂ الفاظ کسی دوسری زبان سے ہٹیا نہیں بلکہ اپنی جگہ اتنا وافر اتنا فراواں ہے کہ دنیا کی کم ہی زبانیں اپنی لغوی صلاحیتوں کی بنا پر اس کے مقابل آسکتی ہیں ؎

سمائی نہ اس پریم بانی کی پوچھو بھرے ہیں یہاں چار سمتوں سے دریا

چنانچہ اظہار کی جو قدرت اور انداز کلام کا جو تنوع اُردو میں ممکن ہے شاید ہی کسی دوسری زبان میں اس حد تک موجود ہو۔ میں یہ بات محض قیاساً نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ کسی حد تک ذاتی شہادت کی بنا پر کہہ رہا ہوں۔

اولاً یہ کہ اُردو لغات کی ترتیب سے میرا گہرا تعلق رہا ہے بلکہ دو لیشت کا تعلق ہے۔ اُردو لغت کے لیے اخذِ الفاظ و اسناد کی مہم چلی تو معلوم ہوا کہ ہمارے مصنفین نے عربی فارسی، سنسکرت سے لے کر انگریزی تک بہت سی زبانوں کے الفاظ کو دل کھول کر برتا ہے اور یہ لغات و اسالیب اس کثرت سے زبان میں دَر آئے ہیں کہ ان کا سمیٹنا مشکل ہو گیا ہے ایک طرف مسلم علمار نے کسی عربی یا فارسی لفظ کو غیر نہیں سمجھا دوسری طرف بعض ایسے مصنّف بھی تھے جنہوں نے ہندو مت یا ہندو فلسفے پر کتابیں لکھیں اور ان میں سنسکرت کے اِصطلاحی لفظ ایسی ہی کشادہ دستی سے اُردو کے دامن میں بھرے اور وہ بھی اپنی جگہ بڑے پائے کے مصنّف ہیں

بلکہ "اہلِ زبان" ہونے پہ اصرار ہو تو اہلِ زبان بھی ہیں۔ وہ اپنی اپنی تحریروں میں سنسکرت اصطلاحات کے ساتھ ساتھ عربی فارسی الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ تحریر پہ عمومی طور سے اردو ہی کا اطلاق ہوتا ہے۔

ثانیاً میں نے شیکسپیر کے ایک مکمل ڈرامے "انطنی وقلوپطرہ" کا منظوم و مقفّیٰ اردو ترجمہ کیا۔ یہ بھی گویا اردو لغات و قوافی کی ایک آزمائش تھی اور صاحبِ نظر لوگوں کی رائے میں اردو یہاں بھی طرح سے عاجز نہیں رہی۔ بلکہ اردو میں ڈھل کر، اردو کے شستہ و شگفتہ اسالیب کی بدولت ڈراما کچھ اور نکھر گیا۔

تاہم میں جناب راغب مرادآبادی کے اس کارنامے کے آگے کان پکڑتا ہوں جو اس وقت میرے پیشِ نظر ہے۔ اردو الفاظ کی فراوانی اپنی جگہ۔ مجھے یہ بات تقریباً محال نظر آتی ہے کہ اردو حروفِ تہجّی کے اکٹھے ۲۱ حروفِ منقوطہ کو یکسر ترک کر کے ایک نظم یا ایک غزل یا ایک قطعہ یا ایک شعر بھی لکھا جا سکتا ہے۔ جو نہ صرف موزوں اور غیر منقوطہ ہو بلکہ ایسا ہی دل پذیر ہو جیسا کہ یہ نعتوں کا مجموعہ ہے

واضح رہے کہ ان ۲۱ منقوطہ حروف میں ب بھ پ پھ سے نے لے کر کثیرالاستعمال حرف نَ تک بہت سے مُصمّتہ اور یَ جیسا مصوتہ بھی شامل ہے جس کے بغیر شہوارِ قلم کا دو گام بھی چلنا مشکل ہے۔ یہاں اردو کی معنوی صلاحیتوں نے جناب راغبؔ کی قدرتِ کلام کے ساتھ مل کر عجیب کرشمہ دکھایا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اردو کا وقار بڑھایا ہے۔ اب ہمارے پاس بھی فیضی فیاضی کی تفسیرِ بے نقط کے مماثل ایک ادبی کارنامہ ہویدا ہو گیا۔ فیضی کی سواطع الالہام بلاشبہ ایک معرکے کی تصنیف ہے لیکن انہوں نے اتنی آزادی اپنے لیے

ضرور روا رکھی کہ جہاں اس کڑی بندش کو بنھانے کی گنجائش دیکھی صرف وہیں قلم چلایا ہے۔ باقی مقامات سے صرفِ نظر کر گئے مکمل تفسیر نہیں لکھی بڑے خلا چھوڑ دیے ہیں۔ اللہ اور محمدؐ نے بھی اُس کی بڑی مدد کی کہ دونوں نام نقطوں سے خالی تھے۔ بہرحال وہ اپنی جگہ ایک بڑا کارنامہ تھا تو یہ بھی کچھ کم نہیں کہ یہاں وزن کی بندش مستزاد تھی اور قافیہ کی بھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ شعر کا پایہ بھی اُستوار رکھنا تھا۔ چنانچہ کلام کہیں بھی بے لطف نہیں ہونے پایا۔ ورنہ بے نقط تو یہ مطلع بھی ہے ؎

ہم طالع ہُما مرادو ہم رسا ہوا
طاوسِ کلکِ مدح اُڑا اور ہُما ہوا

مگر سراسر مصنوعی لگتا ہے۔ راغبؔ صاحب کا پورا مجموعہ فنّی طور سے ہموار ہے جس میں حرف گیری کی کوئی گنجائش نہیں۔ اکثر نعتیں سلیس اور شستہ ہیں اور بعض ایسی رواں کہ وردِ زباں ہو جائیں۔

نعت میں جب تک خُلوص کلام شامل نہ ہو بات نہیں بنتی۔ یہ بڑی دشوار منزل ہے جہاں بڑے بڑوں کے قدم ڈگمگا گئے ہیں۔ نعت میں اس قسم کی کوری مبالغہ آرائی بھلی نہیں لگتی جیسی کہ روایتی قصائد میں ملتی ہے اور لطیفہ طرازی کے حکم میں آتی ہے۔ مثلاً گھوڑے کی سرعتِ رفتار کا بیان کہ

حاضری کھائے جو کلکتہ تو لندن میں ٹہن

یا یہ کہ "زمین کے سات چکر کاٹ آئے اور عکس آئینے سے ہٹنے نہ پائے۔ اس قسم کی مبالغہ آرائیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ممدوح کی ہجوِ ملیح کی جا رہی ہے۔ نعت کی نسبت سے اس موقع پر یہ شعر یاد آتا ہے ؎

زنہار مباش زگروہے کہ فریبند

حق را بہ سجودے ونبیؐ را بہ درودے

نعت میں لہجے کی متانت کو قائم رکھنا شرط ہے۔ اگرچہ میرے لیے چھوٹا منہ بڑی بات ہے مگر ایک طرف تو غالبؔ کی یہ ادا کچھ زیادہ پسند نہ آئی کہ چار شعر کہہ کر نعت ہی سے دست کش ہوگئے اور خدا پر اٹھا رکھی۔ ؎ کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است۔

یہ ٹالنے والی بات لگتی ہے۔ دوسری طرف مولانا جامیؔ کی یہ مبالغہ آرائی بھی کھٹکتی ہے کہ ؎

ہزار بار بشویم دہن زِ مشک وگلاب

ہنوز نامِ تو گفتن کمالِ بے اَدبی ست

گویا کہ دُرود شریف سے بلطائف الحِیَل معذرت چاہی جارہی ہے جو قرآن نے حکماً واجب کیا ہے۔

راغبؔ صاحب کی نعتوں میں کہیں بھی کوئی بات ثقاہت یا معقولیت سے ہٹی ہوئی نہیں ملے گی۔ اظہارِ محبّت و ارادت ہے، جیسا کہ چاہیئے مگر پوری احتیاطوں کے ساتھ جو ان کے خلوص کلام کی شاہد ہیں۔ یہ مجموعہ اردو ادب کے جواہر خانے میں ایک بیش بہا اضافہ ہے اور یقین ہے کہ فارسی میں فیضیؔ کی سواطعُ الالہام کی طرح راغبؔ صاحب کا یہ کارنامہ بھی اُردو میں مُنفرد رہے گا۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء۔

ہمارے اِس امولے کوی کے عُمدہ اعلیٰ و احلیٰ کلام کی کہ رسول صلعم کی مدح میں ہے کوئی داد کہ کامل کہلا سکے اس کم سواد کو مُحال معلوم ہوئی دو سُطور ہی سے کُھل گیا کہ اس کڑی مہم میں اس کی ہمسری محال ہے اور اس سے

فراست رضوی
ایم۔اے

روایت کا اعتبار

شاعری کی بنیادی شرائط میں جہاں اور بہت سی چیزیں شامل ہیں وہیں اس کی ایک انتہائی اہم شرط لفظ سے شاعر کی سچی ہم رشتگی بھی ہے جس طرح کسی مصوّر کے لیے محض مخصوص تخلیقی تجربات، جذبے، احساس، فکر اور تخیّل کا ہونا ہی کافی نہیں بلکہ رنگوں کے استعمال پر اس کی گرفت بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر وہ سارا عمل جو تخلیقی ہیئت کی شکل میں اس کے اندر موجود ہے کوئی آرٹ فارم، اختیار نہیں کر سکتا فن جبھی فن ہے جب اس کا اظہار ہوتا ہے۔ شاعری میں اظہار الفاظ کے ذریعے سے کیا جاتا ہے۔ اس لیے جب تک شاعر میں لفظوں کو برتنے کا سلیقہ، اور ان کی مزاج آشنائی نہ ہو، جب تک وہ ان الفاظ میں چھپی ہوئی معانی و مفاہیم کی ممکنہ پرچھائیوں کو نہ دیکھ سکتا ہو اس کا تجربہ خواہ کتنا ہی بڑا تجربہ کیوں نہ ہو اس کا فنکارانہ اظہار یقیناً ناقص ہوگا۔ یہ بحث بہت نازک اور اختلافی ہے۔ کیونکہ اسی تصویر کا دوسرا رُخ یہ بھی ہے کہ بعض شاعر الفاظ کا صرفی نحوی اور کہیں کہیں تخلیقی استعمال سیکھ لیتے ہیں لیکن ان کی کاوشوں میں ان کا کوئی تجربہ، احساس یا جذبہ موجود نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ سے علاوہ شاعری کے ان کے فن پارے میں سب کچھ ہوتا ہے۔ مجھے اس صورتِ حال سے انکار نہیں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تخلیقی کاموں میں فن کے ٹیکنیکی علم پر اور بہت سی

چیزیں فوقیت رکھتی ہیں مگر اس کے باوجود میں یہ سمجھتا ہوں کہ فن کار کے لیے فن کی تکنیک پر دسترس امر لازمی ہے۔ اس علم سے فن کار اپنی تخلیقات کو زیادہ خوبصورت اور زیادہ پُرتاثیر بنا سکتا ہے بشرطیکہ کسب کیا ہوا علم اور اصولِ فن اس کے تخلیقی شعور کا حصہ بن گئے ہوں۔ بہترین فن پارہ وہی ہے جو ایک توازن کا مظہر ہو جس میں شعور اور لاشعور کی ایک جامعیت پائی جاتی ہو۔

اس حوالے سے اگر حضرت راغبؔ مرادآبادی کی شاعری کا مطالعہ کیا جائے تو وہ ایک ایسے شاعر نظر آئیں گے جو الفاظ پر کبھی بھی اپنی شاعرانہ گرفت کم زور نہیں ہونے دیتے۔ وہ فن کے اصولوں کو شاعری کی اساسی ضرورت سمجھتے ہیں۔ وہ جتنی اہمیت شاعرانہ فکر کو دیتے ہیں اتنی ہی اہمیت ان کے نزدیک صرفِ لفظ کی ہے۔ ہماری روایت میں لفظ بہت قیمتی شے تھا۔ فن کو بڑی اہمیت دی جاتی تھی۔ موجودہ زمانے میں ادب پر مغرب کے براہِ راست اثر نے ہماری نگاہوں میں ان سب چیزوں کو بے وقعت بنا دیا ہے۔ ان کی جگہ دوسری چیزیں لے رہی ہیں۔

عہدِ جدید کی اس صورتِ حال میں جناب راغبؔ مرادآبادی جیسے بزرگ اور نکتہ آفریں شاعر ہماری بہت بڑی پونجی ہیں کہ وہ خالص مشرقی ادبی روایت کا عَلَم اپنے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے ستائش و دُشنام سے بے پروا، ادب کے راستوں پر گام زن ہیں۔ وہ اپنے شاعرانہ عقائد میں بے انتہا سچّے اور مخلص ہیں۔ وہ الفاظ کا احترام کرنا جانتے ہیں اور دوسروں کو بھی الفاظ کا احترام کرنا سکھاتے ہیں۔ ان کی شخصیّت سے روایت کا اعتبار قائم ہے۔

"مدحِ رسولؐ" راغبؔ صاحب کا غیر منقوط، نعتیہ مجموعۂ کلام ہے۔

اِس سے قبل منقوطہ نعتیہ کلام "مدحتِ خیرالبشر" کے نام سے چھپ کر اہلِ علم و ادب سے داد و تحسین حاصل کر چکا ہے۔ "مدحِ رسول" سے پہلے اُردو میں غیر منقوطہ شاعری کی، خصوصاً نعت میں، بالالتزام ایسی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اِنشا، دبیر، انیس اور کامل جوناگڈھی وغیرہ کا کچھ غیر منقوطہ کلام کتابوں میں ملتا ہے لیکن اس کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ فارسی میں سب سے بڑی اور اہم کاوش فیضی کی "سواطع الالہام" ہے، جو تقریباً نایاب ہے۔ اِس کے علاوہ قدیم تذکروں بھی بعض شعراء کے غیر منقوطہ اشعار کا حوالہ ملتا ہے۔ قدیم روایت میں چونکہ صنائع اور بدائع کو جلالتِ سخن اور قادر الکلامی کی دلیل سمجھا جاتا تھا اس لیے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ غیر منقوطہ شاعری اس عہد کے مزاجِ شعری کے عین مطابق تھی، مگر کیونکہ اس صنعت میں دُوسرے لوازم کے ساتھ ساتھ دماغی محنت بھی درکار ہوتی ہے اس لیے پچھلے ادوار میں بھی اس پر کم ہی توجہ رہی۔ پھر بھی شعراء دوسری لفظی اور معنوی صنعتوں کے ساتھ ساتھ اس صنعت میں بھی خامہ فرسائی کر لیتے تھے۔

رفتہ رفتہ صنائع اور بدائع اپنی اہمیت کھونے لگے۔ بدلتے ہوئے تنقیدی شعور نے انہیں رد کر دیا۔ اس طرح ایک طویل عرصے تک یہ صنعت طاقِ نسیاں میں پڑی رہی۔ یہ راغب صاحب کا احسان ہے کہ انہوں نے اس صنعت کو طاقِ نسیاں سے نکالا اور اس پر جمی ہوئی گرد کو صاف کیا اور اس صنعت کو از سرِ نو آئینے کی طرح چمکا کر محفلِ شعر و ادب میں رکھ دیا۔

اس سے پیشتر کسی جگہ میں نے دماغی محنت کا ذکر کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ

ادب ویسے بھی سہل انگاروں کا کام نہیں ہے۔ بقول اقبالؔ، خونِ جگر کے بغیر سارے نقش ناتمام اور نغمہ سودائے خام ہے۔ لیکن جہاں تک دماغی محنت کا تعلق ہے اس میں ایک خطرہ یہ بھی ہوتا ہے کہ شاعرانہ تکنیک کا کمال جذبے اور فکر پر غالب نہ آجائے۔ میں نے راغبؔ صاحب کے غیر منقوطہ کلام کو بالاستیعاب پڑھا ہے اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ انہوں نے اپنے موضوع کی بالادستی اور اس کے فطری پن کو کہیں بھی داغدار ہونے نہیں دیا۔ بعض اشعار روانی کے اعتبار سے ایسے ہیں کہ جب تک یہ نہ بتایا جائے کہ یہ اشعار غیر منقوطہ ہیں پڑھنے یا سننے والے کو پتہ نہیں چلتا۔ مثلاً:

ہو گوہرِ اکرام عطا احمدِ مرسلؐ
ہر لمحہ کرم اور سوا احمدِ مرسلؐ

حاصل مُدام دل کو گُلِ مدّعا ہوا
دائم درِ رسولؐ مِلا اور کُھلا ہوا

محمدؐ کا کرم درکار ہوگا
مرا دل محرمِ اسرار ہو گا

محمدؐ کو مُراد و مُدّعا لکھ
دوعالم کا سہارا آسرا لکھ

ہوگا معدوم ہالۂ اوہام
حوصلہ حوصلہ دلِ محصُور

مرا دَور، دورِ مسائل
کرو حل مسائل محمدؐ

دو عالم کا دل اور دل آرا محمدؐ
ہمارا محمدؐ ہمارا محمدؐ

اسم رسولِ دوسرا صَلِّ علیٰ محمدؐ
وردِ مرا سدا رہا صَلِّ علیٰ محمدؐ

مسلسل اُس کا کرم لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ
ہو وردِ دم ہمہ دم لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ

اگر ہو درکِ کلامِ رسولؐ کا راغب
گُلِ سوادِ ارم لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ

ہر عائلِ رسُول رہا حرص کا عدُو
ہر کم سواد طامعِ دام و درم ہُوا

در ملا محمدؐ کا
دل ہوا محمدؐ کا

ہر طرح رہا دل کو
آسرا محمدؐ کا

کام ہر عدو کا مکر
اور دعا محمدؐ کا

سائل کرم ہر دم
ہر گدا محمدؐ کا

نعتیہ شاعری کی بنیاد جس شے پر رکھی ہوئی ہے اس شے کا نام ہے عشقِ رسولؐ اور عشق کے آداب میں پہلا سبق ہے اپنی ذات کی نفی یعنی کامل سپردگی اور کامل سپردگی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ انسان اپنی انا کا انکار نہ کر دے۔ مختصر یہ کہ اپنی انا کے انکار ہی سے وہ اقرار پیدا ہوتا ہے جو عشق کی صورت گری کرتا ہے۔ کوئی بھی مذہبی شاعری کسی نظام فکر یا شخصیت کے سامنے اس سپردگی کے بغیر ممکن نہیں۔ اگر یہ سپردگی نہ ہو تو شاعری ایک طلسم دروغ سے زیادہ اور کچھ نہیں اب راغب صاحب اس راز کو جانتے ہیں، یہی سبب ہے کہ اُن کی نعتوں کے لہجے میں فخر و ناز، خطابت و طلاقتِ لسانی کے برعکس جذبے کی تہذیب

انکسار، خاکساری اور عاجزی کے عناصر پائے جاتے ہیں، کیونکہ اس ہستیٔ عظیم کے حضور، جو انسان تو کیا انبیاء میں بھی سب سے افضل ہو، جو فخرِ موجودات اور باعثِ تخلیقِ کائنات ہو تو اس کے غلام کا اندازِ سخن ایسا ہی ہونا چاہیے۔

مسکراہٹ کا اک درم مولا
کاسہ، روحِ گدا کا ہو معمور

اُٹھ ارادہ کر اور کمر کو کس
درِ سرکار ﷺ اور راغبؔ دور

دل کو مِلا درِ رسول ﷺ
صَلِّ علیٰ درِ رسول ﷺ

المدد، المدد کہو
وا، وہ ہُوا درِ رسول ﷺ

راغبؔ کم سواد اُٹھ
دوڑ، کھُلا درِ رسول ﷺ

مدّاحِ رسول ﷺ کا رہا دِل
واللہ کہ کام کا ہُوا دِل

علم و عمل و حلم کا طامع دل راغبؔ
ہو علم عطا، حلم عطا احمدِ مرسلؐ

مصدرِ رحم و کرم، علم و حکم، صلح و سلام
آسرا دل کو رہا راغبؔ رسول اللہ کا

دُرِّ علم و عمل کرو مولا
اِس گدا کو عطا حماک اللہ

ٹی۔ ایس ایلیٹ نے METAPHYSICAL POETS میں ایک جگہ لکھا ہے کہ "شاعر کو اپنے خیالات کو شدّت کے ساتھ محسوس کرنا چاہیے یہاں تک کہ خیال ایک گہرے احساس میں تبدیل ہو جائے"۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نعتیہ شاعری میں محض سُنی سنائی یا پڑھی پڑھائی باتیں یا فقط سیرتِ پاک کے واقعات، اپنے عقائد کی روشنی میں لکھ دینے سے بات نہیں بنتی جب تک کہ نعت میں حضورِ اکرمؐ سے لکھنے والے کا زندہ تعلق نظر نہ آرہا ہو، جب تک خیال احساس میں تبدیل نہ ہو گیا ہو۔ اسی لیے نعت کی احتیاطیں تقاضے اور ذمّہ داریاں دوسری اصنافِ سخن سے کہیں زیادہ ہیں۔ راغبؔ مُرادآبادی ان تقاضوں اور ذمّے داریوں کو پوری طرح جانتے ہیں اور انھوں نے "مدحِ رسولؐ" میں انہیں نہایت خوش اسلوبی سے پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ غیر منقوطہ الفاظ کے محدود دائرے میں رہتے ہوئے راغبؔ صاحب نے جس وسعتِ فکر و فن کا مظاہرہ کیا وہ قابلِ داد بھی ہے اور حیرت ناک بھی

اور اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے پرانے خطّاط چاول کے ایک دانے پر پورا سورۂ اخلاص لکھ دیتے تھے۔

مُحمّدؐ

مَدحِ رسُولؐ کا صِلہ اُس کا کرم ہوا مُدام
گوہرِ مُدّعا مِلا، صَلِّ عَلیٰ ہُوا وہ کام

۷۸۶

رم

اَلحَمدُ لِلّٰہ

اِک کم عِلم، کم اِدراک، کم اِحساس، کم آگاہ، کم حوصلہ، کاسِد و کائِد، سائِد و سامِر، کاہل وکاوَاک، مَلُوم ومَسلُوس، دَاعِک و رِعاع، طَالِح وطَامِل، طِمطِم وطُمُول۔ کم سَعدوسوادِ آوارہ واَمّارہ، کور وکر، اَصَمّ و اَعمیٰ، کھُوسٹ، کُوڑ، کٹھور، موڑھ، مُورکھ، اکل کھرا، کھکھ، مُردہ دل، حمارآسا سگ سار، محرُومِ اعمالِ صَالح، گُم کردہ صراطِ رسُول الملاحم اور ارادۂ مَدحِ رسُول! اَللہ اللہ!! مگر گلۂ طالِع کس طور روا ہو کہ مالک اَللہ اور ماسوا اللہ مملوک۔

رو رو کر، گڑگڑا کر اور ڈر ڈر کر کہا کہ مولا! کردگارا! داورا! اَلمدد، اَلمدد، اَلمدد، اِلٰہِ دادرَس، رحم وکرم، رحم وکرم، ملال دُور کر اور دلِ کم حوصلہ کو، حوصلۂ محکم اور رُوح کو کامل ملکۂ مدحِ رسولؐ عطا کر، واسطہ محمّدؐ و آلِ محمدؐ کا، درِ محامدِ محمّدؐ کو وَا کر، روح و دلِ مَدّاحِ احمدِ مرسَل کو حمائد ومحامدِ محمّدؐ کا سراسر محرم، ہم صدا وہم دل کر۔

رسولِؐ ہُدیٰ کا کرم اَللہ اَللہ
ہُوا دور اک اک اَلم اَللہ اَللہ

رہو محوِ مدحِ رسولِ دوعالم
ہو ہر لمحہ کارِ اسمِ اللہ اللہ

دلِ ولولہ محروم اور روحِ محرورِ محرّرِ مدحِ رسولؐ کا اصرار کہ حمدِ صمد اور وردِ درود وسلام ہو، مدحِ مکارمِ رسول اللہ سلکِ کلام ہو اور کلام وہ کہ لاکلام، کلام الملوک ملوک الکلام اور مکمل دائرۂ مدحِ امامِ ہمام و رسولِ صلح وسلام ہو۔ وردِ اسمِ اطہرِ محمدؐ سے گل کدۂ روح اور حرمِ دل معطرِ مدام ہو، دور گردِ وساوس واوہام ہو۔ ہر دم، ہر لمحہ، ہر ماہ اور ہر سال مدحِ مطہرِ حرم و موسسِ اسلام و رسول السّلام ہو۔

محمدؐ اساسِ دوعالم مدام
امامِ ہمام و رسول السّلام
محمدؐ دل آرام و مصراعِ روح
محمدؐ علمدارِ صلح وسلام
محمدؐ سا ممدوح راغبؔ ملا
مسلسل عطا اُس کا اکرام عام

مدحِ رسول (صلعم) کا ڈول ڈالا، مگر دل ڈرا، ہولا کہ روڑا اٹکا، اور گاہ گاہ اک وہم سا ہوا، کھٹکا کہ اک مادحِ کم سواد و کم علم، کاہ سارا، گھامڑ، اصم اور ممدوح وہ معلمِ درس گاہِ صمد و احد کہ اُس کا سا دوسرا معلم و معلم ہو محال، سراسر محال۔ کہا اور مکرّر سہ کرّر کہا کہ

مولا ساکھ رکھ لو، مولا ساکھ رکھ لو، مولا ڈھارس دو، ڈھارس دو۔
اور آس کا در کھول دو۔ لامحالہ اسمِ اللہ اور اسمِ محمدؐ محرک ہوا۔

حلالِ کار اِسمِ رسولِ اُمم ہوا
معدوم وہم دُور مراہول ہم ہوا

اہلِ وِلا! الحمداللہ اوّل اوّل سلسلۂ مدحِ رسولؐ اکرم سہل معلوم ہوا، مگر در اصل کرمِ کردگارِ دو عالم محمدِ مختار رہا اور مسلسل رہا۔ الحاصل اُدھر اُس کا درِ مُراد و مرام و عطا و اکرام کھلا اور اِدھر عُلوِ حوصلہ مساعد ہوا، دل کو ورد اور سر کو کاکُلِ سرکارِ دو عالم کا سودا عطا ہوا۔ گُلِ مُراد کھِلا۔ لعلِ مرام مِلا اور مسودۂ "مدحِ رسولؐ" کا کام مکمل اور محررکا کاسۂ دل معمورِ سرورِ سرمد ہوا۔ الحمدللہ، الحمدللہ۔ اللہ لا الٰہ الا ہُو۔

کلکِ گوہر سلک! اولاً لکھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہردم، ہر لمحہ اسمِ محمدؐ کا وِرد اور مدحِ رسول اللہ کا مصمم ارادہ کر۔

محمدؐ احمدؐ و محمود و حامد
رسولؐ "آمر" اولی، موحد (درمِ)

واللہ اِس کو مرسلِ احمدؐ مرسل کا کرم اور امداد و کمک ہو کہ کارِ مدحِ سرکارؐ سراسر عمدہ و اعلا ہوا۔ ہر وہم و وسوسہ ہوا ہوا۔ ہول و ہراس کا طلسم ٹوٹا۔ اللّٰھم صلِّ علیٰ محمدٍ و علیٰ آلِ محمد

حاصل مُدام دِل کو گُل مُدّعا ہُوا
دائم درِ رسولؐ مِلا اور کھلا ہُوا

محمدﷺ احمدؐ، آمرؐ، اوّلؐ، اولیٰ، داعیؐ، رسولؐ، حامدؐ، محمودؐ، ھادیؐ، مھدیؐ، امامؐ، ماحیؐ، کاملؐ، معلومؐ، محرمؐ، مکرمؐ، مطہرؐ، مدعوؐ، عادلؐ، طٰہٰ، طٰسٓ، حٰمٓ، طاہرؐ، مطہّرؐ، رسول الملاحم، اعلم العلماء، عالم علم الاسماء، اکرم الکرما، اصلح الصلحا، ارحم الرحما، اکمل الکوامل حاکم الحکماء، ماہِ مصرِ ولا، محرمِ سرِّ لا و الا، سُرورِ کلمۂ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ، اسرارِ دو عالم آگاہ۔ مہرِ حرا، ہلالِ حرم مدّعا، امامِ ہمامِ دوسرا اُحد کا معرکہ آرا و ماہرِ معارک، اُولوا الامر، سردارِ اُمم، سالارِ رُسل، دہر کا دادرس، دِل آرامِ آدمؑ و حوّا و داؤد و لوطؑ و صالح و موسیٰؑ، مادحِ کم سواد کا مولا، ہر سائل لا و سائل کا گوہرِ مدّعا، اساسِ دہر کا مُلاک مصدرِ کُل کا مُلہم، محرمِ سرِّ حطمہ و سدرہ، آگاہِ ملاءِ اعلیٰ، مصدرِ علم و حکم ہر مدح سے ماورا، مُمطرِ رحم و کرم، مکرمِ عالمؐ، ہر دورِ راہ و سائل اُس کا، مُلک و مال اُس کا، اور اِس کم علم محرّر کا حوصلہ گردِ صحرا و کاہ آسا۔ لا کلام اُس کا کرم ہوا اور مسلسل ہُوا۔ الحمد للّٰہ کہ درِ مُراد کھُلا، ساحلِ مرام مِلا اور محامد و محامدِ سرکارِ دو عالم کا عَلَم لہرا اُٹھا۔ اور اِس طرح "مدحِ رسولؐ" کا سلسلہ مکمل ہوا۔ علوِ حوصلہ کا صلہ مِلا۔ مگر اصل حلال کا رحمدِ محرّر، ہر ہر گام رہا۔

ھُو اللّٰہ، الاحد، الواحد، الصمد، الحکم۔ الواسع۔ الملک، الاوّل، المالک، السّلام، المصوّر، الودود۔ لہ الملک و لہ الحمد۔

ہُوالمطاعِ لِکُلِّ، ہُوالاِمام لِکُل
مرا رسُول ؐ وہ صَلِّ عَلیٰ حماکَ اللّٰہ

کردگارا! داورا! اک اک مادحِ سرورؐ عالم، ہم عصر و ہم مصر ہم دل و ہم رُوح، مُسلِمِ حِلم و سِلم اطوار، طاہر کردار، صالح الاعمال، کار آگاہ، آسودہ روح، اہلِ دل، ہوادارِ محرّر اور مالکِ کلک "مدحِ رسولؐ" آرا، عالم اکرم و محررِ سطور آرای ڈاکٹر سیّد ابوالخیر کشفؔی، شان الحق حقّیؔ، اظہر عباس ہاشمی اور فراست رضوی کو علم و حِکم سے مالا مال سطر سطر کا صلہ عطا کر، اک اک محرّر کا گام گام لمحہ لمحہ رسولِ معصوم (صلّی اللہ علی رسولہٖ وسلّم) مُمِدّ و مددگار ہو کہ اک اک مدّاحِ احمدِ مُرسل (صلّی اللہ علی رَسُولہٖ وسلّم) کاملِ الحلم والسّلم، محرّرِ عمّار کا کارِ مرصّع و طِلا، معمورۂ روح کا حاصل، سُرورِ موسمِ گُل کا حامل، کاسرِ اوہام و وسواس اور کمالِ ہر محرّرِ عہدِ حال ٹھہرا۔

کشفیؔ و حقّیؔ، اظہر و فراست واللہ سطورکم کما لکم، کلامکم کالعسل و عملکم کالاسل۔ الحمد للہ علی کرمہ۔

اہلِ دل، اہلِ ولا، اہلِ علم، اہلِ عمل، دَ اللہ محامد و حمائدِ رسولؐ کا احصا محال، مگر "مدحِ رسولؐ" کو سلکِ دُرر کہہ کر سراہا اور مُمدوح کو حاکمِ مصرِ رُوح و دل کہا اور اک اک مصرع کا مطالعہ دل لگا کر کرو کہ راہِ اصلاحِ اعمال ہر طرح ہر طور سہل و ہموار ہوا اور دل کا مدّعا حاصل ہوا اور اس کم سوادِ محرّر کو دعا دو، ورد اللہ اور رسول ؐ اور آلِ رسول ؐ کا آسرا رکھو

اِسمِ اَللّٰہ حلِّ کلِّ اُمور　　　وِردِ اسمِ محمدؐ اصلِ سُرور

عَدْلُ، صَمَدُ، وَدود، مودودُ اَللہ
رُوحِ سَمَکُ مُلہِم دَاود اَللہ
اِک سِرّ صَد اَسرار اَساسِ عَالم
عَالَم عَالم کا اَصلِ معہود اَللہ

اَلحمدُ لِلّٰہ

مُسلسل اُس کا کرم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
ہو وِردِ دم ہمہ دم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

مَلال دُور ہُوا، حل معّا سُوال ہُوا
کُھلا وہ سِرِّ عدم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

رما دِ راہِ عمل، لعل و گوہر و الماس
مُرادِ اہلِ ہمم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

مرا اُصول، وَداعِ ہوا و حرص و ہوس
دوا و مُدرکِ سم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

دلِ مُلول، ملا، ہر طرح مِلا آرام
سُرورِ راہِ عدم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

گُلِ مُراد کھلا دل ہُوا مرام آگاہ
دُعا و مرہمِ ہم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

صلاح کار و مُساعِد رسولِ صلح و سلام
سِلاحِ اہلِ حَرم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

اَساس و اَصلِ دو عالم حدِ سما و سمک
درِ حصارِ حِکم لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

اگر ہو ذوقِ کلامِ رسول کا راغب
گلِ سوادِ ارم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ہفت روزہ "لاہور" ۲۳ دسمبر ۱۹۷۹ء

مُحمّدؐ

کلامِ احد اور آلِ محمّدؐ
کمالِ محمّدؐ کمالِ محمّدؐ
الم اور حم طٰہٰ
سُرودِ صمد ہر سرِ حالِ محمّدؐ

محمدؐ

محمدؐ اساسِ دو عالم مدام
امامِ ہمام و رسول السّلام

محمدؐ مہِ مصرِ اہلِ ولا
محمدؐ صمد کا مدار المہام

مُحمّدؐ مددگارِ عالم سدا
محمّدؐ مُطاع و مراد و مَرام

محمّدؐ کا ہر حکم حکمِ الٰہ
کہو اس کو سلکِ گہر لا کلام

محمّدؐ دلآرام و آحلامِ رُوح
مُحمّدؐ علم دارِ صلح و سلام

مُحمّدؐ وہ سالارِ اُمّ الاُمَم
کلاہِ عساکر مَصادِ عوام

مُحمّدؐ سا ممدوح راغب مِلا
مُسلسل عطا اس کا اکرام عام

مُحَمَّد

اسمِ سرکارؐ ہے مصدرِ اکرام
اور وِردِ اِس کا کاسرِ اوہام

وہ ہمارا رسولؐ اِمامِ ہُمام
اللہ اللہ مؤسسِ اِسلام

علمِ اُس کا طلوعِ مہرِ کمال
حلمِ اُس کا عطاردِ اکرام

اُس کا گھر، اہلِ دل کا گہوارہ
اُس کا دِل مطلعِ مُرادِ عوام

محرمِ سرد و گرمِ عالم ہُو
مَصدرِ علم و حِلم و صلح وسَلام

وہ مددگارِ آدمؑ و حوّاؑ
وہ اَساسِ حمائد و اکرام

اہلِ عالم کو آسرا اُس کا
سرِ راہِ سلوک اِک اِک گام

ماہِ عصرِ ولا کہو اُس کو
اہلِ دِل، اہلِ علم، اہلِ کلام

مُحمّدؐ

حلّالِ کارِ اسمِ رسُولِ اُمم ہُوا
معدُوم وہم دُور مرا ہول وہم ہُوا

دِل محرمِ سُرورِ سوادِ حرم ہُوا
اللہ الصّمد کہ مُسلسل کرم ہوا

حاصلِ گُلِ مُراد ہوا، ہولِ دل مِٹا
اِسمِ صَمَد، مُساعدِ اہلِ ہَمَم ہوا

ہر عائلِ رسول رہا، حرص کا عدُو
ہر کم سَواد، طامعِ دام و دِرَم ہُوا

رُوحِ رسُول و آلِ رسُول المدد مدد
صَلِّ علیٰ، علاسرِ کورہ و اَصَم ہوا

راغب اُٹھاؤ سر کہ کھِل اُٹھا گلِ مُراد
مدحِ رسولِ دَہر کا، کارِ اہم ہُوا

محمدؐ

حاصل مدام دل کو گلِ مدّعا ہوا
دائم درِ رسولؐ ملا، اور کھلا ہوا

کوہِ ملالِ درد و الم اور ہو سدِ راہ!
حاصل کرم رسولؐ کا، دل کو سدا ہوا

صَلِّ عَلیٰ محمّدؐ و آلِ رسول کا
اہلِ ولا و مہر، عَلَم ہو کھُلا ہُوا

لعل و دُرِ مَرام مِلا وَاہ وَاہ
محوِ دُعا اگر، دلِ اہلِ ولا ہوا

اللہ محمّدؐ کا رہو، او رہ رَوِ حَرَم
ہو گا وہ سہل، عُسر اگر مرحلا ہُوا

راغبؔ گُلِ مُراد کھِلا، وردِ محمّد کر
دل محرمِ صراطِ رسولِ ہُدا ہوا

مُحمّدؐ

درُودِ احمدِ مُرسَلؐ ہوا حَماکَ اللّٰہ
گُلِ مُرادِ دو عالم کھِلا حَماکَ اللّٰہ

وہ مہرِ علم، وہ ماہِ عطا، وہ مہدِ کرم
گروہِ اہلِ وَرع کو مِلا حَماکَ اللّٰہ

دِلاورِ ہمہ عالم، امامِ اہلِ ہمم
اُحُد کا معرکہ آرا رہا حماک اللہ

ہُوالمطاع دو عالم، ہُوَالاِمام لِکُل
مرادِ رسولؐ وہ صلِّ علیٰ، حماک اللہ

وہ دُرِّ سلکِ احد سامعِ کلامِ صمد
سوارِ دُلدُلِ اسریٰ ہوا حماک اللہ

مُطہّرِ حرم و کاملِ علوم و عمل
مُطاعِ راغب محکوم کا حماک اللہ

محمدؐ

اِسمِ رسولِ دوسرا، صَلِّ علیٰ محمدؐ
وِردِ مرا سدا رہا صَلِّ علیٰ محمدؐ

صَدرِ صدورِ مُلکِ کُل، عالِم و سَرورِ رُسُل
مہرِ اَحد، مَہِ حِرا، صَلِّ علیٰ محمدؐ

مَدح سَرا مَلائکہ، اَور عُطارِد و سُہا
حاصلِ دَہر وہ ہُوا، صَلِّ علیٰ محمدٍ

راہِ عَدَم کا موڑ موڑ سہل اگر ہو گام گام
وِرد ہو دل کا دَاورا صَلِّ علیٰ محمدٍ

وِردِ دُرُود کا صِلہ، سلسلہ اِک سُرور کا
گوہرِ مُدّعا مِلا، صَلِّ علیٰ محمدٍ

اِسمِ رسُولؐ واہ وا، راغبِ کم سَواد کا
کاسۂ دِل مَہک اُٹھا صَلِّ علیٰ محمدٍ

محمدؐ

اہلِ دل کا عصا حماکَ اللہ

اسمِ احمدؐ رہا حماکَ اللہ

محرمِ سرِّ لا حماکَ اللہ

دلِ سرور ہوا حماکَ اللہ

ہر طرح اِسمِ سرورِ عالم
ہو مرا آسرا حماک اللہ

عَلَمِ مدحِ سرورِ لولاک
مہر و ماہ و سُہا حماک اللہ

دُرِّ علم و عمل کرو مولا
اِس گدا کو عطا حماک اللہ

اُس کا رحم و کرم کہو راغبؔ
درِ حرم کا کھلا حماک اللہ

مُحمّدؐ

دو عالم کا دل اور دل آرا محمدؐ
ہمارا محمدؐ ہمارا محمدؐ

ہو طمّاعِ حور و ارم اور مرا دل!
گُلِ مدّعا، کِہ دگارا محمدؐ

دما دم رہا وِردِ اِسمِ عُلا کا
مِرا دم ہُوا مشکِ سارا محمدؐ

مِرا ہمدم و ہم عدد اسم اُس کا
مِرا آسرا اور سہارا محمدؐ

مطاع و مددگار، مُصلح، مکرّم
مُسلسل کرم کا وہ دھارا محمدؐ

دو عالم کا مالک، اَحد اور مُصوِّر
ہوا راغب اُس کا دُلارا محمدؐ

مُحمّدؐ

کلمۂ لَا اِلٰہ کو عام کرو
کام اِسلام کا مُدام کرو
ہو مُسلسل عمل رسُولؐ آسا
سہو و آرام کو حرام کرو

وردِ اسمِ رسول ﷺ ہو ہر دم
دلِ اہلِ حسد کو رام کرو

حاملِ اس کا ہُوا امامِ ہُمام
عام اللہ کا کلام کرو

مدح گو اس کا ہو اگر اسوَد
شکر اکرمعاً سلام کرو

اسمِ سرکار ﷺ کا سرِ وسواس
وِرد راغب علیَ الدّوام کرو

مُحمّدؐ

رسولِ ہُدیٰ کا کرم اللہ اللہ
ہوا دُور اِک اِک الم اللہ اللہ

سوادِ حُدودِ حَرم اللہ اللہ
حُدودِ حرم اور ہم اللہ اللہ

رہا اَللہ اللہ کرم اُس کا ہر دم
ہوا سہل کارِ عدم اللہ اللہ

مُعَلّم، مُوَحِّد، مُطَہّر، مُعَطّر
وہ سالارِ اُمّم الامم اللہ اللہ

ہمارا مددگار ہمدم ہمارا
رسولُ السّلام و حکم اَللہ اللہ

محمدؐ ہر طرح مالکِ مُلک اُس کا
وہ سردارِ اہلِ ہمم اللہ اللہ

مددگار ہو گا وہ ہر کلمہ گو کا
لحد ہو کہ راہِ عَدم اللہ اَللہ

رہو محوِ مدحِ رسولؐ دو عَالم
ہو ہر لمحہ کارِ اہم اللہ اَللہ

درود و سلام اُس کا حِصّہ کہ اُس کو
مِلا شرحِ صدرِ ارم اللہ اللہ

دو عالم کا مولیٰ کہو اس کو راغبؔ
محمّدؐ مُرادِ دلم اللہ اللہ

مُحمّدؐ

مُحمّدؐ احمدؐ و دل دارِ داور
محمدؐ محرمِ اسرارِ داور

مُحمّدؐ

اللہ کا دِل دار ہُوا سرورِ لولاک
اِسلام کا سالار ہُوا سرورِ لولاک

ہر دَور کا حِصّہ رہا، رحم و کرم اُس کا
داعِ ہمہ اَدوار ہُوا سرورِ لولاک

مُسلم کو ہُوا سہل، ہر اک مرحلہ آہا
سر آمدِ احرار رہوا سرورِ لولاک

دکھ، درد، دِلدّر رہوا دُور اہلِ ورع کا
واللہ، صمد اطوار ہُوا سرورِ لولاک

اِک سلسلہ ہو رسم و رہِ حمد کا ہر دم
دِل مائلِ اظہار ہوا سرورِ لولاک

ہو وسوسہ راہِ عمل دُور، کہ ہر گام
راغب کا مددگار ہوا سرورِ لولاک

مُحمّدؐ

محمدؐ کا کرم درکار ہوگا
مرا دِل محرمِ اَسرار ہوگا

دُعا دو رہ روِ راہِ صمد کو
رَسُولُ اللہ کا دِلدار ہوگا

حرم کا ولولہ اور دُور ساحل
عُلّوِ حوصلہ درکار ہو گا

مددگار و مُحمد راہِ عدم کا
مرا مولا، مرا سردار ہو گا

دِلِ لدّر دُور ہو گا دِل کا اِک دم
کرم سرکارؐ کا درکار ہو گا

محمّد در دِلم الحمدُ لِلّٰہ
ملک آسا مِرا کردار ہو گا

مُعَلّم سرورِ ہر دو سرا کا
عمل کا عِلم کا کہسار ہو گا

عَدُو و راغبِ رسولؐ دو سرا کا
ہلاکِ سہم و سمّ مار ہو گا

مُحمّدؐ

مُحمّدؐ کو، مُراد و مُدّعا لکھ
دو عالم کا سہارا، آسرا لکھ
محمدؐ، راکعِ و حمّادِ مولا
اُٹھا کِلک اور رُودادِ حِرا لکھ

محمدؐ سرور و سالارِ اسلام
وہ محرمِ عالمِ اسرار کا لکھ

محمدؐ آدمؑ و حوّاؑ کا ممدوح
مُساعِدِ اہلِ عالم کا رہا لکھ

محمدؐ مُکرِم و مِطعام و مُوسِر
مددگار و مُرادِ ہر گدا لکھ

محمدؐ کو رَسُولُ اللہ لکھ کر
مطاع و آمرِ اہلِ ولا لکھ

مُحمّدؐ

رسولِ اکمل و اعلیٰ محمدؐ
محمدِؐ کار و دہر آرا محمدؐ

محمدؐ کا ہُوا اللہ، والہ
ہُوا اللہ کا والا محمدؐ

کہو اُس کو مدارِ ہر دُو عالم
کہ دِلدار اَحَد ٹھہرا محمدؐ

دِل اُسؐ کا محرمِ دردِ آرا اِل
مَحَطّ و ساحِل و مَاویٰ محمدؐ

مَرامِ صالحؑ و داؤدؑ راغب
مُرادِ آدمؑ و حوّاؑ محمدؐ

مُحمّدؐ

دل کا ہو وِردِ اگر سدا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ
دُور ہو گردِ ما سِوا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

دام و دِرم کا دائرہ اور مرا ہو مُدّعا!
گوہرِ مُدّعا مرا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

اُس کا کرم سما سما لمعۂ کُل کا سلسلہ
مہر و عُطارِد و سُہا صَلِّ عَلیٰ محمدٍؐ

رحم و کرم مُدام کر، رسمِ سُلوک عام کر
اور ہو کس کا آسرا صَلِّ عَلیٰ محمدٍؐ

آگ کا طَولِ طُور کا مسئلہ حَل مُعَا ہوا
سِرِّ اَحَد کا دَر کھُلا صَلِّ عَلیٰ محمدٍؐ

مَردُم و مور و مار کو، کاہ کو کوہسار کو
حُکمِ صَمَد، کُلِ عَطا صَلِّ عَلیٰ محمدٍؐ

گردِ ملالِ کو رو کر، دُور ہو کس طرح، مگر
ردِّ ملالِ لا دَوا صَلِّ عَلیٰ محمدٍؐ

سَہمِ سُلاس دُور ہو، دل ہمہ کوہِ طور ہو
مالکِ مُلکِ دو سرا صَلِّ عَلیٰ محمدٍؐ

اہلِ سلوک عام ہو رسمِ محامدِ رسولؐ
صدر درِ ارم ہو وا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

وہ درِ مرگ وا ہوا، مالکِ مُلک اَلمدد
سہل مرا ہو مرحلا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

دل کا ہراس مٹ سکا، راغبِؔ کم عمل مگر
اُس کا کرم اگر ہوا صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

مُحمّدؐ

ہُوَ اللّٰہُ اَحَدْ، مدّاحِ مُرسل
وَمَا اَدْرَاکَ مَا مَدحِ محمّدؐ

محمدؐ

مولدِ رسول اللہ کا صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ
دِل کو اِرم کا سا لگا صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ

ہر سالکِ راہِ ہُدا، درگاہِ مولا کا گدا
محوِ حصولِ مُدّعا، صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ

اَللہ اُس کا اور وہ، کامل رسول اَللہ کا
وہ مالکِ ہر دوسرا صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ

اَحمدؐ، محمدؐ، مُسلمِ اَوّل، مُعلّم اور حکم
مُلہَم، کلامُ اللہ کا صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ

آگاہِ سرِّ لَا اِلٰہ، اَوّل مُوحّد واہ واہ
صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ

مولا کا کہہ اس کو کرم، راغبؔ ملا واللہ وہ دل
مدّاح، سرورؐ کا رہا، صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ

محمدؐ

ہو گوہرِ اکرام عطا احمدِ مرسلؐ
ہر لمحہ کرم اور سوا احمدِ مرسلؐ

اللہ کا محکوم، حمودِ عمل و علم
سہل اُس کا ہر اک کام ہوا احمدِ مرسلؐ

مُسلم کا اِرادہ ہو مُصمّم ہمہ اَدوار
ہر کام ہو مُسلم کا کھرا احمدِ مرسلؐ

معمل ہو دِل اُس کا، کرم و رحم و عطا کا
مُسلِم ہو سدا مدح سرا احمدِ مرسلؐ

اَللہ ہُوا اُس کا مُمد اور مددگار
محسُودِ عَدُو لاکھ رہا اَحمدِ مرسلؐ

عِلم و عمل و حِلم کا طامعِ دلِ راغب
ہو عِلم عطا، حِلم عطا، احمدِ مُرسلؐ

محمدؐ

کرم کر، الٰہِ دو عالم کرم کر
ہو ممدوحِ عالم کا در اور مرا سر

دلِ کوہ و کاہ و سما و سمک کا
ہوا آسرا، اسمِ ممدوحِ داور

سہارا ہوا، اہلِ عالم کو اُس کا
سراسر، سراسر، سراسر، سراسر

ہُوا مُلحِد و! گردِ راہِ مُحَمَّدؐ
طِلا، لُولُوِ لالا، لعل اور گوہر

مُحَمَّدؐ، کہ حاکم ہُوا مصرِ دل کا
لک الحمدللہ! مَدّاحِ داور!

مِلا سامعِ حالِ دل، دل کو راغب
مُحَمَّدؐ، رَسُولِ اَحَد، عَشرِ محوَر

مُحمّدؐ

سرورِ دہر، مُصلحِ اعمال
صاد کرِ صادِ دورِ ماہ و سال

دلِ مُسلم ہو، مہر و مہ آسا
دُور ہو گردِ وہم و ہول و ملال

حاصلِ عُمرؓ وردِ سُورۂ حَمد
اور اسمِ رسُول اَساسِ کمال

حاسدِ آلِ سرورِؐ عالم
طامعِ لعل و درہم و اَموال

گر عدُو ہو رسولؐ اکرم کا
لہُو اُس کا سُکھاؤ اُڑاؤ گُلال

وردِ اسمِ رسُولؐ کا ہو صلہ
دلِ راغبِ مُدام اَکلِ حلال

مُحمّدؐ

دِل کو مِلا درِ رسولؐ
صَلِّ علیٰ درِ رسولؐ

لعلِ مَرام لُوٹ لو
لو وہ کُھلا درِ رسولؐ

مصدر و مطلعِ سحر
اہلِ ولا درِ رسولؐ

وردِ درود کر رہا ہو وا
محوِ دعا درِ رسولؐ

المدد المدد کہو
وا وہ ہوا درِ رسولؐ

راغبِ کم سواد اٹھ
دور کھلا، درِ رسولؐ

محمدؐ

دو عالم کا حاصل محمدؐ
محامد کا حامل محمدؐ

علمدارِ اسمِ احد کا
وہ علّامِ کامل محمدؐ

مَددگارِ حوّاؑ و آدمؑ
عطا کارِ سائل محمدؐ

مرا دورِ دورِ مسائل
کرو حل مسائل محمدؐ

کرم کا ہو دھارا اِدھر کو
ہو اصلاحِ کامل محمدؐ

مُداوا دہ ہر دردِ دل کا
مددگارِ ہر دل مُحمّدؐ

مُحَمَّدؐ

عالِمِ عِلْمُ الاَسما احمدؐ
طٰہٰ، عالَم آرا احمدؐ

مَحرمِ سِرِّ اَحد کا احمدؐ
حاکِمِ کُل کا دُلارا احمدؐ

مرسلِ داور، دہر کا سرور
رہ روِ راہِ اسرا احمدؐ
اُس کا مسلک کامل و اکمل
مسلمِ اوّل و اعلا احمدؐ

لوح کا دِل مسرور سراسر
کلکِ صمد کا لکھّا احمدؐ

درگاہِ اللّٰہ صمد کا
راغبِ لُولُوِ لالا احمدؐ

مُحمّدؐ

سرورِ دوسرا دُرُود و سلام
ماہِ دارِ حِرا درود و سلام
مَحْرمِ سِرِّ لَا و اِلَّا اللہ
حَرمِ مُدّعا دُرُود و سلام

اَسَدُ اللّٰہِ عَصرِ امامِ دَہر
شمعِ رَاہِ ہُدا دُرُود و سلام

کوہِ حِلم و اساسِ علم و کمال
سَرورِ اہلِ ولا درود و سلام

حَمد آگہ، مُوحّدِ اوّل
کہہ مسلسل دِلا درود و سلام

دلِ راغبؔ کا وِرد ہر لمحہ
ماہِ مصرِ عطا درود و سلام

مُحمّدؐ

اِسم اَللہ، حلِّ کُلِّ اُمُور
وِردِ اِسمِ محمّدؐ اَصلِ سُرور

مُسکراہٹ کا اِک دِرم مولا!
کاسہ، رُوحِ گدا کا ہو معمُور

سرورِ دوسرا کا اِک اِک گام
سرِ راہِ معاد لمعۂ طُور

لمعِ راہِ عمل دُرود و سلام
گردِ راہِ عمل، اِرم ہو کہ حُور

ہوگا معدُوم، ہالۂ اوہام
حوصلہ، حوصلہ، دلِ محصُور

واہمہ دُور کر، کمر کس، اُٹھ
درِ سرکار، اور راغب دُور!

مُحمّدؐ

مدّاح رسولؐ کا رہا دِل
واللہ کہ کام کا ہُوا دل

ہو گا۔ اُس کا کرم اگر ہو
گردِ رہِ سرورِؐ ہُدا دِل

اَللہ کمالِ اسمِ احمدؐ
لالہ آسا کِھلا مرادِ دل

سالارِ رسُلؐ کرم ہو گدا کا
ہو محرمِ نکتۂ مدعا دل

مسموع ہو کر کلام اَحَد کا
وَاللہ مسرور رہو سدا دل

اِلّا سرکارؐ ہر دو عالم
راغبؔ کس کو ملا رسا دل

محمدؐ

ہو مسلسل کرم رسولُ اللہ
دُور ہو ہر الَم رسولُ اللہ

رُوح کو ہو سُرورِ وردِ دُرود
دردِ دل کا ہو کم رسولُ اللہ

سہل ہو سہل ہر طرح ہر دَم
راہِ مُلکِ عَدَم رسُول اللہ

اہلِ اسلام کو ہو کُل حاصل
دُور ہو ہَول وہم رَسُول اللہ

دلِ مسلم کو لَعلِ لَمعہِ طُور
ہو سوادِ حرم رَسُول اللہ

راہِ مَکّہ، رہِ حَرم، ہر طرح
ہم کو، راہِ اِرم رسُول اللہ

دلِ مسلم کو ہو رَماد آسا
حرصِ دَام و دِرم رسُول اللہ

دلِ راغب ہو، محوِ وردِ دُرُود
حرصِ عالَم ہو کم رسُول اللہ

محمدؐ

مرا سَر ہو رسولؐ اللہ کا دَر ہو
رسُولُ اللہ کا دَر ہو مرا سر ہو
سَرِ مکّہ گدا اُس کا سَراسَر ہو
اگر حاصِل مُدام امدادِ داور ہو

اُٹھو، راہِ حرم لو، ڈر کو ٹھکرا دَ
دَرَہ حائل ہو، صحرا ہو کہ صرصر ہو

سلام اہلِ وِلا اُس کو کرو اُٹھ کر
محمدؐ کا گدا، اَسْود کہ اَحمر ہو

مُرادِ اِک دَم ہو حاصل مردِ مُسلم کو
مَرامِ دِل گر اُس کا اِسمِ اَطہر ہو

عَلَم ماہِ مُحرّم کا کُھلا راغِبؔ
اَلَم اِک سال ہر دَم دل کا محوَر ہو

مُحَمَّدؐ

دُکھ کا مداوا اسمِ مُحَمَّدؐ
مرہم دِل کا اسم مُحَمَّدؐ

لُولُوِ لالا اِسمِ مُحَمَّدؐ
ہارہمارا اسمِ مُحَمَّدؐ

حلّالِ ہر اَمرِ مؤلم؟
دِل کہہ اُٹھّا اِسمِ محمدؐ

مُسلم! حکمِ اَحد کا صلّوا
وِردِ ہمارا اِسمِ محمدؐ

ہر دِل ہو، اِس اِسم کا محرم
عِلمُ الاَسما، اِسمِ محمدؐ

دُور ہُوا آلام کا دَھڑکا
دِل کا سہارا اِسمِ محمدؐ

مُحمّدؐ

مُحمّدؐ کا سہارا اور مدد ہو
مُحمّدِ کارِ اللّٰہ الصّمد ہو

دلِ مُسلِم ہو محوِ کارِ اسلام
عَدُو کو لاگ ہو اور لاکھ کد ہو

صراطِ مُسلِم کا ہل ہو ہموار
الگ ہر طرح راہِ دام و دد ہو

دلِ مدّاحِ احمدؐ ہو گُل آسا
مگس آسا دلِ اہلِ حسد ہو

اَلم ہو والۂ سرکارؐ کا دُور
مُعطّر احمدِؐ مرسل لحد ہو

مآلِ عُمر ہو راغب دل آرا
اگر وِردِ ہُوَ اللہُ اَحد ہو

محمدؐ

آمد محمدؐ، اَلحمدُ لِلّٰه
آورد اسلام صد واہ صد واہ

اِسمِ محمدؐ، ہر سال و ہر ماہ
مولا دِلم را، وِردِ سحرگاہ

صَدْرُ الصُّدُورِ مُلکِ دو عالم
حَلّالِ ہر اَمرِ اَسرار آگاہ

دَاؤدؑ و لُوطؑ و موسیٰؑ و آدمؑ
مَدّاحِ سَرورِ، اَلحمدُلِلّٰہ

محمود، احمد، طاہر، مطہر
عالم معلم، صد واہ صد واہ

دائم مکرّم، موعودِ مُلہَم
سِدرہ لِوا و اللّٰہ آگاہ

اسلام راغب سِلمِ مکمّل
مَسدُود کر دا ُو ہر راہِ اکراہ

مُحمّدؐ

اِسمِ مُحمّد آہا آہا
دل کا صحرا مہکا مہکا

راہِ عدم کا ڈور ہو دھڑکا
اِرحم اِرحم، مولا مولا

اِسمِ اَحَد کا دائرہ ٹھہرا
لَمعۂ اوّل ماہِ حِرا کا

رَہ رو راہ سرُورِ عَالم
لَعل و گُہر کو ٹُھکرا اُٹھکرا

حاصلِ عَالَم، عالِمِ کامل
وُہ ممدُوحِ آدمؑ و حوّاؑ

ڈر ہو عدُو کا اور راغبؔ کو
راغبؔ کا اَللّٰہ رکھوالا

مُحمّدؐ

سِرِّ اَحد آگاہ مُحمّدؐ
اہلِ دل ، وَاللہ محمّدؐ

اُس کا دُرُود اکرام صمد کا
مُلہَمِ اِلّا اللہ مُحمّدؐ

کارِ مُسلم، حمدِ مُسلسل
واہ محمدؐ، واہ محمدؐ

دُر ہو حرم کا اور سراسر
کم ہو طُولِ راہِ محمدؐ

دُر ہوا اُس کا عُمرِ دو عالم
حارِسِ مہر و ماہ محمدؐ

رُوحِ راغب دَرد سراسر
دل کا عالم آہ محمدؐ

مُحمّدؐ

دل دارِ عمد ہُوا محمدؐ
راغب مرا آسرا محمدؐ

اِسلام کا محور اسمِ اَللہ
اِسلام کا دائرا مُحمّدؐ

ہر مردِ ملول کا مددگار
آرامِ دلِ گدا محمدؐ

صمصامِ اَحَد، اُحد کا سالار
لَمعِ طُور و طُویٰ محمدؐ

سِرِّ علم و عمل کا محرم
اسلام کا مدرسا محمدؐ

راغبؔ کا مکرّم مُطّہر
اللہ کا لاڈلا محمدؐ

مُحمّدؐ

رسولِ مکرّم محمدؐ محمدؐ
مرا وِردِ ہردم محمدؐ محمدؐ

مؤسّس وہ اسلام کا اللہ اللہ
وہ مرسل وہ مُلہَم محمدؐ محمدؐ

کلام اُس کا، اَللہ کا، اور سراسر
وہ ممدُوحِ عالم محمّدؐ محمّدؐ

مُعَلّم ہوا اُس کا ہر طرح اَللہ
مُعلِّم، مُعَلّم، مُحَمّدؐ مُحَمّدؐ

حُصولِ مَرام اُس کا اِسمِ مُطَہّر
مددگارِ آدمؑ محمّدؐ محمّدؐ

مُحَمّد کا ہو وِرد ہر لمحہ راغبؔ
مُطاعِ دو عالم مُحَمّدؐ مُحَمّدؐ

مُحمّدؐ

مُحمّدؐ مددگار و سرور ہمارا
دِلدّر رہا دُور ہو کر ہمارا
سہارا ہو دِل کو رسُولؐ احد کا
سرا سر ہو ہر کام داور ہمارا

مُساعِد ہُوا ، وِردِ اسمِ مُحمّدؐ
مُسلسل مُعطّر رہا گھر ہمارا
مُحمّدؐ کا دِل دادہ ہر مردِ مُسلم
ہر اَسوَد ہمارا ، ہر اَحمر ہمارا

گدا ، اور کرم ، سرورِ دوسرا کا!
کہا مُسکرا کر ، سگِ در ہمارا

عمَل مدحِ سرکارؐ کا ، واہ راغبؔ
مُعطّر رہا کِلکِ مشطر ہمارا

محمدؐ

دَر مِلا محمدؐ کا
دِل ہُوا محمدؐ کا

سائلِ کرم ہردم
ہر گدا محمدؐ کا

کام، ہر عَدُو کا مُکر
اور دُعا محمدؐ کا

ہر طرح رہا دِل کو
آسرا محمدؐ کا

دِل مِرا رہا مدّاح
دَاورا محمّدؐ کا

مدح کار راغبؔ کو
رکھ سدا محمدؐ کا

مُحمّدؐ

وِرد کر اے دل! سدا اسمِ رسولؐ اللہ کا
دُور ہر لمحہ ہراس و ہول ہوگا راہ کا
کاکُلِ سَرورؐ کا سودا، سر کو ہو مولا عطا
دل کو حاصل ہو، سُرورِ سرمد اُس درگاہ کا

ہر طرح ہو، وٰالہِ احمدؐ، دلِ اہلِ سُلوک
ہو سوا ہر لمحہ، الحاصل، کرم اَللہ کا
ہر طرح گہوارۂ گردِ رہِ سرور لگا
سالکِ راہِ ولا کو، عکس مہر و ماہ کا

حوصلہ ہارا اگر دل، کم ہوا وِردِ اِلٰہ
لَا مَحالہ اِس کو لِکّھا، اِک مَحَل صد آہ کا

کُل کا وُہ مولا، دو عالم کا سہارا، آسرا
دوسرا، اور حاکم و آمر ہو کوہ و کاہ کا!

مَصدرِ رحم و کرم، عِلم و حِکَم، صُلح و سَلام
آسرا دل کو رہا راغبؔ رسولؐ اللہ کا

محمدؐ

سرِّ احد کا محرمِ اولیٰ مرا رسولؐ
آگاہِ سدرہ، عامدِ اسریٰ مرا رسولؐ

سالارِ دہر، حاصلِ عالم، مرادِ دلؐ
علّامِ عصر، عادلِ وطٰہٰ مرا رسولؐ

مُحکم عمادِ علم، عَلَمدارِ لا اِلٰہ
اسلام کا مؤسّسِ اعلیٰ مرا رسولؐ

صدرُ الصّدُورِ عالمِ کُل، صاعدِ سَما
محمودِ آدمؑ، احمدؐ والا مرا رسولؐ

نعلِ مُرادِ مَردُم و حُور و ملائکہ
مَمدُوحِ لُوطؑ و آدمؑ و حَوّاؑ مرا رسولؐ

راغب امامِ عصر، اَسدُ اللہِ کامگار
اہلِ ولا کا سائد و ماوٰی مرا رسولؐ

محمدؐ

اسمِ محمدؐ، اصلِ دو عالم
مدحِ رسولِؐ اکرم اور ہم
گل کدۂ روح و دلِ آدمؑ
مُلکِ محمدؐ کا ہر موسم

اِک اِک لمحہ کارآمد ہو
صَلّی علیٰ کا وِرد ہو ہر دم

مولا مولا مولا مولا
ارحَم اِرحَم اِرحَم اِرحَم

دل کا سُرور اور روح کا حاصل
عہدِ رسولِؐ اکمل و اکرم

مَعرکہ آرا کوہِ اُحد کا
اَعدل و اَسعد، مُرسَلؐ و مُلہَم

وُہ کہ سوارِ محملِ اسریٰ
سِرِّ اَحد کا سَامع و محرم

راغبؔ کا دل اور کرم اُس کا
سِلسلۂ اکرام مُسلّم

مُحمّدؐ

گوہرِ مُدّعا رسُولُ اللہ
حاصلِ دوسرا رسُولُ اللہ
اِرم آسا ہو گُل کدہ دل کا
وِرد اگر ہو سدا رسُولُ اللہ

صمد آگاہ و محرمِ اسرار
کہو، صلِّ علیٰ، رسول اللہ

ماہ و مہر و سُہا کا اہلِ ولا
دائماً دائرا رسُول اللہ

آسرا اس کا رکھ سدا راغبؔ
رائمِ ہر گدا رسُول اللہ

مُحمّدؐ

مہرِ سرِ سرکار کُلاہِ اَوحیٰ
اَللّٰہ مددگار و مُحمّدِ مولیٰ
وُہ حامد و محمُود، مُحمّدؐ، احمدؐ
سالارِ رُسُل، عالمِ علمُ الاَسماٰ

مُحَمَّدؐ

عِلم و حِلم و عمل کا مُحکم کہار
داعِ اسلام، وہ رسولِ احرار
اُس کا مدّاح، حاکم و مالکِ مُلک
وہ مالکِ مُلک کا دُلارا، دِلدار

محمدؐ

حلّالِ مسائلِ دو عالم اللہ
اللہ کا رسولؐ، ہر دو عالم آگاہ
کر مدحِ رسولِؐ دوسرا مردِ ملول
رکھ دل کو، رہِ عمل کا، ہر لمحہ گواہ

محمدؐ

حلّال مسائلِ دو عالم اللہ
اللہ کا مدّاح محمدؐ ہو گواہ
مسلک مرا حمدِ صمد و مدحِ رسولؐ
ہر گام کرم اُس کا ہو راغبؔ ہمراہ

مُحمّدؐ

اِسلام کا معمار محمدؐ واللہ
مُسلم کا مددگار محمدؐ واللہ
صَرحِ کردار کا عمادِ مُحکم
اَللہ کا دِلدار محمدؐ واللہ

محمدؐ

دل عکسِ حرم ہا اور حرم آرا ہا وہ رسولؐ
وَاللہ مددگار ہمارا وہ رسولؐ
اسلام کا ہمدرد وعمادِ محکم
اہرامِ دو عالم کا سہارا وہ رسولؐ

محمدؐ

وہ سرورِ والا گُہر و کاملِ علم
وہ مصدرِ اسرارِ اَحد، مخزنِ حلم
وہ مسلمِ اوّل اور داعِ اسلام
اسود، احمر کو لمعِ مہرِ وسلم

محمدؐ

وا ہوگا درِ امام آؤ لوگو
دوڑو، دارالسّلام آؤ لوگو
لا علم ہو، اور رسولِؐ سدرہ آگاہ
حاصل ہوگا مرام آؤ لوگو

محمدؐ

سالارِ رُسل، احمدِؐ مرسل کو کہو
واللہ مطاعِ ہر دو عالم لکھو
سرکارؐ کا مدح کار، اللہ صمد
سرکارؐ کا آسرا سدا ہو ہم کو

محمدﷺ

حاصل کرمِ احمدِؐ مُرسلؐ ہو سدا
حلّالِ مسائل، مرا مولا، مولا
وُہ ماہِ کمال ہو، دل آرام مدام
وردِ اسمِ محمدؐ کا کرو اہلِ ولا

مُحمّدؐ

اَللہ کا مَمدُوح رسُولِ دوسرا
سردارِ اُمم محرمِ سِرّ اسرا
ہر عالم و عامل کا مُساعد ہردم
ہر کاملِ عصر کا مُعلّم مولا

مُحمّدؐ

وہ مصلحِ دہر، حاکمِ مصرِ عُلُوم
اَللہ کا دِلدار، رسُولِ معصُوم
حِصّہ دارِ اِرم ہو اُس کا مدّاح
اُس کا اِک اِک عَدُو اَصَم اور ملُوم

مُحمّدؐ

مدّاحِ محمدؐ کا، مکارِم آگاہ
اُس کا درِ دل رہا سدا مطلعِ ماہ
طالح، طامح، مَلُوم، کائدِ مردود
سرکارِ دو عالم کا عدو حائلِ راہ

مُحمّدؐ

حاصل تعلِ مَرام ہو گا ہو گا
حَل مسئلہ اور کام ہو گا ہو گا
سرکارؐ کا در رحم و کرم کا مَصدر
حُکمِ اِکرام عام ہو گا ہو گا

مُحَمَّدؐ

لاؤ لعلِ مرام لاؤ لوگو
ہر لُولُوِ لالا کو اُٹھاؤ لوگو
اللہ کا ممدُوحؐ دو عالم کا رسولؐ
در اُس کا مدام کھٹکھٹاؤ لوگو

مُحمّدؐ

وہ مالکِ مُلک اور ہُوَ اللّٰہُ اَحَد
آرامِ دل و مُلہمِ علمِ سرمد
اِک اِک کلمہ گو کو سہارا اُس کا
وہ حاکمِ کُل، حصارِ اسمِ احمدؐ

مُحَمَّدؐ

کردارِ رسولؐ دوسرا کِس کو مِلا
حکم اُس کا دراصل حکمِ اللہ ٹھہرا
ہر حکم محمدؐ کا ہو معمول مرا
ہو راہِ عدم کا دُور مولا دھڑکا

مُحمّدؐ

سائلِ درِ اکرام وعطا کا ہو مدام
دل کو ہر طرح ہو گا حاصل آرام
اوہام کا درکار مداوا ہو اگر
وِردِ اسمِ رسولؐ کر اِک اِک گام

مُحمّدؐ

اَللہ کا اکرام، وُرودِ سرکارؐ
اِسمِ سرکارؐ، لَمعِ راہِ اَحرار
ہو دُور کسک، رُوح کو حاصل ہو سُرور
اور دِل کو عُلُوِّ حوصلہ دو سرکارؐ

مُحَمَّدٌ

اِصلاحِ ہر اَمرِ دہر کارِ اسلام

اَحکامِ رسولؐ ہیں اَصلِ حصارِ اسلام

ہو عاملِ ہر حُکمِ محمّدؐ راغب

کر دل کو مُدام کام گارِ اسلام

محمدؐ

سالارِ اُمم وہ ہمہ الماسِ کرم
آدمؑ کا مددگار، مطاع و ملہم
اللہ کا اکرام و عطا اس کا وُرود
اسلام کا سرگروہ، اساسِ عالم

مُحمّدؐ

حلم و سلیم و ولا کا محور اسلام
اسلام کا کام ہے حکم مرگِ اوہام
سرکارِ دو عالم کا ورودِ مسعود
اللہ کا اکرام ہے مسلسل اکرام

مُحمّدؐ

اَللہ کا دل دارؐ دُلارا وہ رسُولؐ
اکرام کا لاڈوں سے پالا، پیارا وہ رسُولؐ
ہر عالَم و عالِم کو سہارا اُس کا
ہمدرد و مددگار ہمارا وہ رسولؐ

مُحمّدؐ

دِل ہو مِرا اَللہ مسلسل
گردِ راہِ احمدِؐ مرسل

وردِ اِسمِ سرورِ عالم
اہلِ عمل، ہر مسئلہ کا حل

محمدؐ محمدؐ کہو

اَحد محرمو، عالمو، ہمدمو!
کرو وردِ اسمِ محمدؐ کرو
ہو آرام حاصل دل و رُوح کو
مُحمَدؐ مُحمَدؐ مُحمَدؐ کہو

مُحمَدؐ اساسِ عُلوم و حِکم
مُحمَدؐ و مددگارِ اہلِ ہمم
مطاع و مرام و مُرادِ کرم
مُحمَدؐ مُحمَدؐ مُحمَدؐ کہو

محمدؐ وہ دِل دار اللہ کا
محمدؐ وہ سالار اللہ کا
محمدؐ عطا کار اللہ کا
محمدؐ محمدؐ محمدؐ کہو

محمدؐ کا آوردہ اسم احَد
محمدؐ کا ہر حکم حکمِ صمَد
محمدؐ رسولِ صمد، المدد
محمدؐ محمدؐ محمدؐ کہو

محمدؐ رسولِ امم، ماہ رُو
مددگارِ آدم ہوا اِسمہٗ
گواہ اس کا معمورۂ ہاوہُو
محمدؐ محمدؐ محمدؐ کہو

محمدؐ کا اسم، اہلِ دِل لمعِ طُور
اَساسِ عمل، حَلِّ کُلِّ اُمور
محمدؐ کا وِرد اِک مسلسل سُرور
محمدؐ محمدؐ محمدؐ کہو

فرہنگ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَصَم	بہرا۔ بات نہ سُننے والا		
اَعمیٰ	اندھا۔ نابینا	اَساس	بنیاد۔ بنا
اَکل کھرا	بدمزاج۔ تند خُو۔ بے مروّت	اَطہار	پاکوں کی جماعت
آمِر	حکم کرنے والا۔ حاکم	اَحمَر	سُرخ۔ غیر مُسلّح
اَولیٰ	زیادہ مناسب۔ زیادہ	اِلّا	مگر۔ سوا۔ حرفِ استثنیٰ
	لائق۔	اَکلِ حلال	اَکل بمعنی غذا۔ روزی۔
اِحصا	شمار کرنا۔ نگاہ رکھنا۔		کھانا۔ حلال۔ جائز
	دریافت کرنا۔	اَرامِل	بیوگاں، رنڈوا، محتاج
اِرحَم	رحم کر	اَہرام	پُرانی عمارا اگر الف کو مکسور
اَعدَل	بہت عدل کرنے والا۔		یعنی زیر کے ساتھ پڑھیں تو
اَسعَد	نہایت ہی سعید		بمعنی بہت بُوڑھا ہونا۔
اَرحَم	بڑا رحم والا	اکرمُ الکرما	نیکوں میں سب سے نیک
اَحلام	حُلم کی جمع بمعنی خواب	اَرحمُ الرّحما	تمام مہربانوں سے مہربان۔
آسا	مانند۔ جیسا۔ مِثل		مہربان ترین۔
اَسَد	شیرِ نر	الواسع	کُشادہ
اَسوَد	کالا سانپ۔ کالا رنگ	الوَدُود	محبُوب۔ مُحِب
اَدوار	دَور کی جمع۔ پھرنا۔	اَوحیٰ	وحی کی
	گھومنا۔ گردش	اُمَم	اُمّت کی جمع۔ شریعت۔ دین
اَحرار	حُر کی جمع۔ آزاد۔ شریف		گروہ۔ مُدّت
	جواں مرد۔ خالص۔ عمدہ		قدوقامت۔

الفاظ	معانی
حمار	گدھا۔ گورخر
حلّال	مشکل کام کا آسان کرنے والا بہت گرہ کھولنے والا تلی کا تیل بیچنے والا۔
حِکَم	ح پر زیر اور ک پر زبر ہو تو حکمت کی جمع۔ اگر زبر ہو تو قضیہ کا فیصلہ کرنے والا۔ نیک کو بد سے جدا کرنے والا۔ اگر ح پر پیش اور ک پر جزم ہو تو بمعنی فرمان۔ پروانہ۔ فرمانا۔
حَمّاد	بہت حمد کرنے والا

ح۔ الفاظ	معانی
حمائِد	خوبیاں۔ اچھی خصلتیں
حُطمہ	بڑی تیز آگ۔ تیسرے بڑے دوزخ کا نام۔
حِلم	بُردباری۔ آہستگی۔ عقل
حَمُود	جس کی بہت تعریف کی جائے۔
	بہت تعریف کرنے والا۔
حارِس	مُحافظ
حَماکَ اللّٰہ	اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے۔

د

الفاظ	معانی
دمادم	پے در پے
دام ودَد	دام جنگلی جانور۔ دَد چارپایہ جو، درندہ صفت ہو
دھڑکا	خوف۔ اندیشہ
داعِک	بے وقوف آدمی
دُرَر	دُر کی جمع بہت سے موتی

الفاظ	معانی
داعِ	بُلانے والا
دِلَدّر	نحوست۔ اِفلاس تنگ دستی۔ بدحالی
دَرَک	پانا۔ معلوم کرنا۔ اگر "ر" پر زبر ہو تو دوزخ کا ایک طبقہ۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دار (عربی)	گھر۔ اِحاطہ۔ بستی (فارسی) مُطلق لکڑی اور پھانسی		چڑھانے کی لکڑی۔

ر

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رِعَاع	نچلے طبقے کے لوگ کمینے		
رَاکِع	سر جھکانے والا۔ عاجزی و		خاکساری کرنے والا
		رَماد	راکھ۔

س

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سائِد	سردار	سامع	سُننے والا۔
سار	مانند۔ جیسا	سرآمد	سردار۔ برگزیدہ۔ غالب
ساکھ	بھرم۔ اِعتبار	سامِر	افسانہ گو
سِلْم	صُلح۔ صُلح کرنے والا۔	سِلک	ڈورا۔ ڈوری
	سلام۔ مذہبِ اسلام	سَرمَد	ہمیشہ۔ دائم۔ روز و شب
	دعا۔ سلامتی	سِلاح	ہتھیار۔ تلوار۔ ہاتھ کی چھڑی
سَما	آسمان		لڑائی کا سامان۔
سَواد	جسم۔ بدن۔ بہت سامان۔	سَمک	مچھلی
	سیاہی۔ نواح۔ شہر کے	سَہْم (فارسی)	خوف ڈر۔ عربی میں
	گاؤں۔ عام لوگ۔ دل کا		بمعنی۔ تیر۔ حصّہ
	سیاہ نُقطہ۔	سُہا	نام ایک باریک ستارے کا
سَم	زہرِ قاتل۔ سُوراخ۔ لومڑی		جو بناتُ النعش میں ہے۔
سُلاس	بے ہوشی۔ وارفتگی	سائِر	سیر کرنے والا۔ باقی۔ تمام۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
		ص	
صَمَد	بلند مرتبہ۔ بے نیاز۔ ہمیشہ رہنے والا۔	صَرح	محل۔ اونچا مکان۔ بلند تعمیر۔ قصر۔ عمارت ظاہر کرنا۔
صَرصَر	بادِ تند۔ آندھی		
صَاد کرنا	تصدیق کرنا۔ ماننا۔ منظور کرنا۔ پسند کرنا۔	صَمصَام	تلوار جس کا وار خالی نہ جائے آدمی کام میں گھسنے والا۔ سخت گھوڑا۔
صَاعِد	اُوپر چڑھنے والا		

ط

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طَالِح	بدآدمی۔ تھکی ہوئی اُونٹنی صالح کی ضد	طامل	بدزبان۔ بے باک۔ پُرانا کپڑا گدلا پانی
طِمطِم	غیر فصیح آدمی	طُمُول	بدزبان مرد۔ بے باک
طَوْل	زیادتی۔ قُدرت۔ تونگری فراخی۔	طَامِع	حریص۔ خواہش والا۔ اُمید والا
		طَمّاع	بڑا لالچی۔
صَدرُ الصُّدُور	اعلیٰ درجہ کا مُنصف	طَامِح	مردوں کو دیکھنے والی عورت سرکش۔ بلند۔
طُوٰی	ملک شام کی ایک وادی		

ع

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عُلُو	بلندی۔ مرتبہ کی بڑائی		رات کی تاریکی۔
عَسَاکِر	عسکر کی جمع بمعنی فوج۔	عُطَارِد	ایک ستارہ
	گروہ۔ ہر چیز بہت سی	عَلّام	بہت بڑا عالم۔ علامہ

الفاظ	معانی
عُفر	جائے پناہ۔ جائے رہائی۔ زمانہ۔
علی الدوام	ہمیشہ
عَلا	بلند
عُلا	مرتبے کی بلندی۔ درجات
عِماد	گھر۔ اونچی عمارت۔ لشکر کا قافلہ
عُلو	ٹیک لگانے کی جگہ
عَصر	زمانہ۔ رات دن۔ دن کا اخیر گروہ۔ قبیلہ۔ بخشش۔ بارش۔ قید خانہ۔

الفاظ	معانی
عُسر	دشواری
عائل	نیازمند۔ عاجز۔ محتاج۔ مفلس و درویش۔ ترازو غالب۔ جھکا ہوا۔
عِلمُ الاسما	ناموں، نشانیوں اور صفات کا علم
عمّار	صاحبِ علم و وقار۔ نیک صفات والا۔ بہت عبادت گزار۔ نماز میں جماعت کا پابند۔ ایک صحابی کا نام
عامِد	قصد کرنے والا

ک

الفاظ	معانی
کاسِد	کھوٹی۔ بازار جہاں خرید و فروخت بہت کم ہوتی ہو۔
کاواک	کھوکھلا۔ خالی۔ بے ڈول
کَر	بہرا
کوڑ	بے عقل۔ بے سلیقہ۔ گنوار احمق۔ بے تمیز۔ لغو۔ مہمل
کائِد	مکّار۔ فریبی۔
کور	اندھا

الفاظ	معانی
کھوسٹ	نہایت بوڑھا اور منحوس۔ بے وقوف۔
کٹھور	سخت۔ کڑوا۔ سنگ دل بے رحم
کُھکھ	مفلس۔ تہی دست
کاہ	کٹی ہوئی سوکھی گھاس
کاسِر	توڑنے والا۔
کاسہ	پیالہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کِلک	ہر ایک نے جو اندر سے خالی ہو۔ خصوصاً قلم کا نیزہ۔		و آئندہ۔
کَلّ	راحت۔ آرام۔ روز گزشتہ	کَدّ	رنج پہنچانا۔ تکلیف دینا۔ محنت کام
		کَسَک	ٹیس۔ ہلکا سا درد۔

گ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گھامڑ	بدحواس۔ بے اوسان۔ احمق بدسلیقہ۔ پھوہڑ۔ کاہل سست	گلال	ایک قسم کا سرخ پاؤڈر

ل

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لاکلام	بے شک۔ وہ بات جس میں گفتگو کی گنجائش نہ ہو۔	لمعہ	روشنی۔ چمک
لَعَمرُ اللہ	خدا کی قسم	لالا	روشن۔ درخشاں
لُولُو	بڑا اور آب دار موتی جو آب دار ہوں۔ یہ اسم جنس ہے جو قلیل اور کثیر دونوں کے لئے مستعمل ہے۔		جب لُولُو کے ساتھ آئے۔ بندہ۔ غلام خدمت گار۔
لمعَ	چمکنا۔ روشن ہونا۔	لولاک	اشارہ ہے لولاک لما خلقت الافلاک کی طرف (اگر نہ ہوتے آپ اے محمد البتہ نہ پیدا کرتا میں آسمانوں کو) اور یہ حدیث قدسی ہے یعنی وہ حدیث جو حضورؐ کو وحی کے ذریعے سے خواب میں پہنچے
لاگ	ربط۔ لگاؤ۔ علاقہ۔ تعلق۔ اَن بَن۔ عداوت۔ عناد۔		
لامحالہ	ناچار۔ بالضرور۔ محالہ بمعنی چارہ۔ علاج		

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَمس	چھُونا۔ کسی چیز پر ہاتھ پھیرنا۔ صحبت کرنا۔	لَاطُوار	لاانتہا لاتعداد

م

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَلُوم	ملامت کیا ہوا	مَسلُوس	بے ہوش۔ دلوانہ
مُورڑھ	نالائق۔ جاہل۔ نادان۔ بے وقوف	مُورکھ	بے وقوف، جاہل، نادان ناواقف۔
مَملُوک	مُلک اور غلام جس پر قبضہ کر لیا گیا ہو۔	مُحامِد	مَحمَدت کی جمع۔ خُوبیاں۔ نیک خصلتیں، تعریفیں۔
مَردُود	پھیر دیا ہوا۔	مَکارِم	مَکرُم کی جمع۔ بزرگی۔ کرم۔ کریم۔
مَحرُور	جو غصہ میں گرم ہو گیا ہو۔		
مؤسِّس	بنا ڈالنے والا۔ استوار کرنے والا۔	مِصراع	شعر کا آدھا حصّہ۔ مصرع کِواڑ۔
مُعَلَّم	تعلیم دیا ہوا۔ سکھایا ہوا۔ سِدھایا ہوا۔	مُعَلِّم	تعلیم دینے والا۔
		مَرام	مقصد۔ مطلب
مُمِد	مدد کرنے والا	مُرسَل	بھیجا ہوا۔ فرستادہ۔ رسُول وُہ حدیث جسے تابعی بلا واسطہ صحابی حضور سے روایت کریں
مُرسِل	بھیجنے والا۔		
مَہد	پالنا۔ گہوارہ		
مَدعُوّ	بُلایا ہوا۔	مَعارِک	مَعرکہ کی جمع۔ لڑائیاں
مُدرِک	سمجھنے والا۔ دریافت کرنے والا۔ بات کو خوب پہچاننے والا	مُلہَم	الہام کیا گیا
		مَصاد	اونچا پشتہ۔ پہاڑ کا اوپر حصّہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ملاءِ اعلیٰ	بارگاہِ الٰہی	مسَاعِد	مددگار
مُمْطِر	برسانے والا	مولم	دُکھ اور الم دینے والا۔
مُطاع	اطاعت کیا گیا۔		درد مند کرنے والا۔
مُدرِک	محسوس۔ پکڑا ہوا۔ پایا ہوا	ماویٰ	منزل۔ ٹھکانا۔ پناہ پکڑنے
	معلوم۔ ر پر زبر ہو تو سمجھنے		کی جگہ۔
	دریافت کرنے والا۔	مَسمُوع	سُنا گیا۔
مدارالمہام	وہ حاکم اعلیٰ جو اُمورِ سلطنت	مَعاد	بازگشت۔ لوٹنے کی جگہ۔ دوسرا
	کا مرکز ہو۔ وزیرِ اعظم		جہان۔ قیامت۔ حج۔ مکہ۔ جنّت۔
مَصاد	اُونچا پشتہ۔ پہاڑ کا اوپری	مِطْعام	بہت کھلانے والا۔ مہمان نواز
	حصّہ۔ چوٹی۔ پہاڑی۔	مُوسِر	تونگر۔ مال دار
مَصْدر	نکلنے کی جگہ	مَحَطّ	منزل۔ ٹھہرنے کی جگہ
ماسِوا	سوائے خدا تعالیٰ کے تمام	مَوعُود	وعدہ کیا گیا۔
	مخلُوقات اور مَوجُودات	مَعدُود	گنا ہوا۔ شمار کیا ہوا۔
مَعْمَل	کارخانہ۔ مِل۔ لیبارٹری	مَولِد	پیدا ہونے کی جگہ۔
مُحسُود	حسد کیا گیا۔	مُحکم	مضبوط۔ مُستعِد۔
مَعهُود	دیکھا اور پہچانا ہوا۔ عہد کیا ہوا		

و

وَساوِس	جمع وَسواس کی	وَرَع	پرہیزگاری۔ ڈرپوک آدمی
وِلا	دوستی۔ قرابت۔ آزادی	وَالِہ	عشق اور محبّت کے
	بادشاہی۔		سبب بے چین
وِرد	وظیفہ۔ فوج کا رستہ۔ پرندوں	وَداع	رُخصت۔ جُدائی
	کا غول۔		

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہمام	بہادر سردار۔ جواں مرد بڑی ہمت والا شاہ ۔	ہَول	خوف ۔ ڈر
	برف کا پگھلا ہوا پانی ۔	ہاد	ہدایت کرنے والا ۔
ہَمّ	فکر و غم	ہُدیٰ	سچائی۔ سیدھا راستہ راہ نمائی
ہِمَم	ہمت کی جمع		

لو، محمدؐ کہا، کمال ہوا
دُور دل کا معاً ملال ہوا

محمدؐ اساسِ علوم و حِکم
محمدؐ مُطاع و مَصادِ کرم

مُحَمَّد مُحَمَّد مُحَمَّد مُحَمَّد